ہفت روزہ

خدام الدین لاہور

بیادگار:
شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی
شیرانوالہ دروازہ لاہور

۲ ربیع الثانی ۱۳۸۶ھ
۲۳ جولائی ۱۹۶۶ء

یکے از مطبوعات انجمن خدام الدین ۞ لاہور

۲۵ پیسے

احادیث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: "خیر یوم طلعت علیہ الشمس یوم الجمعۃ: فیہ خلق آدم، وفیہ ادخل الجنۃ، وفیہ اخرج منہا"، رواہ مسلم۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ بہترین ان دنوں کا جن میں آفتاب طلوع ہوتا ہے وہ جمعہ کا ہے۔ اسی دن میں آدم علیہ السلام کو پیدا کیا گیا اور اسی روز اس کو جنت میں داخل کیا گیا اور اسی روز وہ جنت سے نکالے گئے۔

ف۔ آدم علیہ السلام کا جنت سے جمعہ کے روز نکالا جانا جمعہ کی فضیلت کا سبب اس لئے ہوا کہ یہ خروج سبب اور باعث ہوا ولادت انبیاء کرام علیہم السلام اور خیر کثیر کا۔ سو اگر ذرا سا غور کیا جائے تو اس خروج کی فضیلت خود بخود سمجھ میں آ جاتی ہے۔ واللہ اعلم بحقیقۃ الامر۔

وعنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: "من توضأ فاحسن الوضوء ثم اتی الجمعۃ فاستمع وانصت غفر لہ ما بینہ وبین الجمعۃ وزیادۃ ثلاثۃ ایام، ومن مس الحصی فقد لغا"، رواہ مسلم۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ (بروز جمعہ) جو شخص وضو کرے اور خوب اچھی طرح سے وضو کرے، پھر جمعہ کے لئے آئے اور خاموش بیٹھا رہے اور خطبہ کو سنے تو اس کے اس جمعہ سے لے کر دوسرے جمعہ تک کے گناہ صغیرہ معاف کر دئے جاتے ہیں۔ اور تین دن اور مزید، اور جس نے اس (اثنا میں) کنکریوں کو ہاتھ لگایا تو اس نے فضول وقت برباد کیا۔ (مسلم)

وعنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: "الصلوات الخمس والجمعۃ الی الجمعۃ، ورمضان الی رمضان، مکفرات ما بینہن اذا اجتنبت الکبائر"، رواہ مسلم۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا۔ پانچوں نمازیں اور ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک اور ایک رمضان سے دوسرے رمضان تک تمام درمیانی زمانہ کے صغیرہ گناہوں کے لئے کفارہ ہیں۔ جب کہ کبیرہ گناہوں سے بچتا رہے۔ (مسلم)

وعنہ وعن ابن عمر رضی اللہ عنہم انہما سمعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول علی اعواد منبرہ: "لینتہین اقوام عن ودعہم الجمعات او لیختمن اللہ علی قلوبہم ثم لیکونن من الغافلین"، رواہ مسلم۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ و حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہم سے روایت ہے بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے لکڑی کے منبر پر فرماتے سنا ہے کہ لوگ جمعہ کے ترک کرنے سے باز رہیں (اور جمعہ پڑھتے رہیں) ورنہ اللہ تعالیٰ ان کے دلوں پر مہر لگا دے گا اور پھر وہ غافلین میں شمار ہو جائیں گے۔ (مسلم)

وعن ابن عمر رضی اللہ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: "اذا جاء احدکم الجمعۃ فلیغتسل"، متفق علیہ۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی جمعہ کے لئے آئے تو اس کو غسل کرنا چاہئے۔ (بخاری و مسلم)

عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: "غسل الجمعۃ واجب علی کل محتلم"، متفق علیہ۔

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جمعہ (کے دن) کا غسل ہر بالغ آدمی پر واجب ہے۔ (بخاری و مسلم)

عن سلمان رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: "لا یغتسل رجل یوم الجمعۃ، ویتطہر ما استطاع من طہر، ویدہن من دہنہ، او یمس من طیب بیتہ، ثم یخرج فلا یفرق بین اثنین، ثم یصلی ما کتب لہ، ثم ینصت اذا تکلم الامام، الا غفر لہ ما بینہ وبین الجمعۃ الاخری"، رواہ البخاری۔

ترجمہ: حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ نہیں غسل کرتا کوئی شخص جمعہ کے روز اور جس قدر ممکن ہو پاکی حاصل کرے اور تیل لگائے اور جو خوشبو گھر میں موجود ہو اسے استعمال کرے، پھر گھر سے نماز کے لئے نکلے اور دو آدمیوں کے درمیان مسجد میں گھسں کر نہ بیٹھے اور پھر جس قدر خدا تعالیٰ نے اس کے لئے سنن و نوافل مقدر کئے ہیں وہ پڑھے۔ اور جب امام خطبہ دے تو خاموش بیٹھا مگر یہ کہ اس کے تمام گناہ اس جمعہ سے لے کر دوسرے جمعہ تک معاف کر دئے جاتے ہیں۔ (بخاری)

عن علی رضی اللہ عنہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم طرقہ وفاطمۃ لیلا فقال: "الا تصلیان؟" متفق علیہ۔

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے اور حضرت فاطمہ کے پاس رات کو تشریف لائے اور فرمایا کہ کیا تم صلوٰۃ اللیل نہیں پڑھتے (بخاری و مسلم)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ایڈیٹر
مناظر حسین نظر
ٹیلیفون
۶۷۵۴۵

ہفت روزہ
خدام الدین
لاہور

سالانہ
گیارہ روپے
ششماہی
چھ روپے

جلد ۱۲ | ۳ ربیع الثانی ۱۳۸۶ھ مطابق ۲۲ جولائی ۱۹۶۶ء | شمارہ ۱۰

بے خدا سیاست اور اس کے برگ و بار

انگلستان کے مشہور فلسفی و ڈرامہ نویس برنارڈشا آنجہانی سے کسی نے سوال کیا تھا۔ کہ آیا اقوامِ متحدہ کے قیام سے دنیا کو امن و سکون کا پیغام مل سکے گا یا نہیں؟ اس کے جواب میں اس عظیم غیر مسلم فلسفی نے جواب دیا تھا کہ امن عالم کو نہ "لیگ آف نیشنز" بحال کر سکتی ہے اور نہ ہی اقوامِ متحدہ کے دامن میں دنیا کو امن و سکون میسر آئے گا۔ اگر دنیا امن کی متلاشی ہے اور اسے واقعی اپنی سلامتی مطلوب و محبوب ہے تو اسے دامانِ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) میں پناہ لینا ہوگی۔ اور عرب کے اُمّی کے لائے ہوئے پیغام کو اپنانا ہوگا۔

مسلمان ہونے کی حیثیت سے ہمارا تو پہلے ہی یہ ایمان ہے کہ نوعِ انسانی کی نجات فقط اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نقشِ قدم پر چلنے میں مضمر ہے لیکن برنارڈشا کا قول الفضل ما شہدت بہ الاعداء کی جیتی جاگتی تصویر ہے اور اقوامِ عالم کے لئے ایک مستقل دعوتِ غور و فکر۔ چنانچہ واقعات و حالات نے ثابت کر دیا ہے اور زمانے کی رفتار اس بات پر شاہدِ عدل ہے کہ اقوامِ متحدہ کا وجود بے معنی ہو کر رہ گیا ہے۔ دنیا کے گوشے گوشے سے آوازیں اُٹھ رہی ہیں کہ یہ عالمی ادارہ صرف بڑی طاقتوں کی مخصوص ذاتی مصلحتوں اور اغراض کا پشتیبان ہے، انسانیت کا اعتماد اس سے اُٹھ چکا ہے اور یہ جلد ہی اپنی موت مرنے والا ہے — سچ ہے بقاء اگر کسی قانون اور ضابطے کو ہے تو وہ خداوند قدوس کا عطا کردہ ضابطۂ حیات اور دستور العمل ہے۔ جسے کائنات کے سامنے مکّہ کے دُرِّ یتیم نے پیش کیا اور جس کو اپنا کر عرب کے چرواہے تہذیب و اخلاق کے نمونے، دنیا کے ہادی اور امن و آشتی کے پیغامبر بن گئے۔ ہمارا دعوےٰ ہے کہ اللہ پر مکمل یقین و اعتقاد، اس کے ہر گھڑی اور ہر لمحہ حاضر و ناظر ہونے اور دل کے بھیدوں اور ارادوں تک سے باخبر ہونے کا تصوّر اور عالمِ آخرت میں اس کے سامنے جواب دہی کا عقیدہ ہی وہ اجزائے ترکیبی ہیں جو انسان کو فی الواقعہ انسان بنا سکتے اور اسے درندگی و حیوانیت کے قعرِ مذلت میں گرنے سے بچا سکتے ہیں۔ لیکن موجودہ زمانے کی سیاست چونکہ بے خدا سیاست ہے اس لئے فکرِ آخرت اور خوفِ خدا اس کی لغت ہی سے خارج ہے اور یہی وجہ ہے کہ اس میں مکر و فریب، جھوٹ اور دروغ، درندگی و سفاکی، خود غرضی و بے انصافی، اور حیوانیت ہر چیز جائز ہے۔ جو لوگ پلیٹ فارم پر کھڑے ہو کر انسانیت دوستی، صلح و آشتی، آزادی و حریت پسندی اور عدل و انصاف کے ٹھیکیدار بنتے ہیں وہی کمزوروں پر ظلم ڈھانے، عدل و انصاف کا خون کرنے اور زیر دستوں کو سفاکی و درندگی کا نشانہ بنانے میں سب سے آگے ہوتے ہیں اور اس کی نظریں دنیا کی ہر "سیکولر اسٹیٹ" میں مل سکتی ہیں۔

ہندوستان ہی کو لے لیجئے اس پر "ہاتھی کے دانت کھانے کے اور دکھانے کے اور" کی مثل صادق آتی ہے۔ بھارت سے باہر جب کوئی مسئلہ اٹھتا ہے، جب بھی نو آبادیاتی نظامِ حکومت کے ماتحت غلاموں کو کچلا اور دبایا جاتا ہے، اور جب بھی کوئی ظلم بالا دستوں کی طرف سے زیر دستوں پر ڈھایا جاتا ہے — انسانیت دوست بھارت بلبلا اٹھتا ہے حق خود ارادیت کے راگ الاپنے لگتا ہے اور نو آبادیاتی نظامِ حکومت کے خلاف دلائل کے انبار اگلنے لگتا ہے مگر خود بھارتی دیو جب اس قسم کی سفاکانہ اور انسانیت سوز حرکات کا ارتکاب کریں تو وہ داخلی معاملات کی تعریف میں آجاتی ہیں۔ اور اس طرح عدل و انصاف کے تقاضوں کو پس پشت ڈال کر درندگی و بہیمیت کا مظاہرہ کیا جاتا ہے

یہی حال دیگر سامراجی طاقتوں اور بے خدا سیاست پر ایمان رکھنے والے ممالک کا ہے ویت نام میں امریکی حکومت کے طرزِ عمل کو سامنے رکھ لیجئے۔ کیا کیا مظالم ویت نامی عوام پر نہیں توڑے جا رہے؟ کیا ویت نام کے بے نوا عوام پر اندھا دھند بمباری نہیں کی جا رہی اور اب تو ویت نام کی لبریشن پریس ایجنسی نے الزام لگایا ہے کہ گذشتہ دنوں امریکہ نے زہریلی گیس تک استعمال کی ہے۔ جس کا استعمال بین اقوامی قانون کی رو سے نہایت سنگین جرم ہے — امریکہ یوں تو ساری دنیا کو امن و آشتی اور بین الاقوامی ضابطوں کی پابندی کی تلقین کرتا ہے لیکن اس کا اپنا معاملہ اس سے قطعی مختلف نہیں کہ "دیگراں را نصیحت خود را فضیحت"۔ اگر یہ الزام غلط ہے تو امریکہ کو اس کی وضاحت کرنی چاہیئے اور اگر یہ جرم اس سے سرزد ہوا ہے تو وہ خود ہی بتائے کہ یہ آخر کون سے ضابطۂ اخلاق اور اور قانون کی ترجمانی ہے؟۔ علاوہ ازیں اور کئی شواہد اس قسم کے پیش کئے جا سکتے ہیں کہ امریکہ نے اپنی ذاتی مصلحتوں اور اغراض کی خاطر حق و انصاف کا خون کیا اور عدل و انصاف کے تقاضوں کو پس پشت ڈالا پھر اور آگے بڑھئے کمیونسٹ معاشرے کا حال بھی اس سے مختلف نہیں روس کے حالات ہمارے سامنے ہیں۔ انقلاب کے وقت اور انقلاب کے بعد سے کیا کیا مظالم روسی حکمرانوں نے اپنے مخالفین پر نہیں توڑے؟ مزید برآں یہ اور خود غرضی

مجلسِ ذکر

۱۸ ربیع الاول ۱۳۸۶ھ مطابق ۷ جولائی ۱۹۶۶ء

برائی کو مٹائیں اور نیکی کو عام کریں

مرتبہ خالد سلیم

حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب مدظلہ العالی

الحمد للہ وکفیٰ وسلامٌ علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ: اما بعد:
فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

میں سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کرتا ہوں۔ جس نے ہم کو ایمان کی دولت سے مالا مال فرمایا۔ اور اپنی یاد کی توفیق عطا فرمائی۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کا خاص فضل و احسان ہے۔

اسلام نے جس چیز پر زیادہ زور دیا ہے وہ ہے اصلاح حال۔ اور اصلاح حال ہوتی ہے اللہ تعالیٰ کو ایک ماننے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مکمل تابعداری سے۔ اللہ کو ایک ماننے کا مطلب یہ ہے کہ صرف اللہ ہی کی ذات کو نفع و نقصان کا مالک سمجھا جائے یہ یقین رکھا جائے کہ صرف اللہ تعالیٰ ہی مشکل کشا اور حاجت روا ہے۔ وہی رزق دینے والا ہے، مصیبتوں اور غموں کو دور کرنے والا اور خوشیاں عطا کرنیوالا ہے۔ وہی شیطان و نفس کے شر سے بچانے والا اور نیکی کی راہ پر چلانیوالا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات کو دل و جان سے تصدیق کرنے اور زبان سے اقرار کرنے کے بعد جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تابعداری ضروری ہے۔ ہر مسلمان پر فرض ہے کہ وہ اپنا پروگرام حیات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کے مطابق بنائے۔ رزق حلال کے لئے کوشش کرے ۵ وقت نماز کے علاوہ اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لئے وقت نکالے۔

ہر ایک چیز کے تین دور ہوتے ہیں۔ ایک ابتدائی، دوسرا عروج اور تیسرا زوال۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ مبارک اسلام کا ابتدائی دور تھا۔ اس کے بعد زوال کا دور شروع ہو گیا عروج و ترقی کے زمانہ میں بدی اور ناپاک خصلتیں چھپی رہتی ہیں، نیک خصلتیں اور شرافت عروج پر ہوتی ہیں اس کے برعکس زوال کے زمانہ میں بدی غالب آ جاتی ہے، نیکی بھسم ہو کر رہ جاتی ہے، شرافت اپنا سر پیٹ کر بیٹھ جاتی ہے، برائی ابھر آتی ہے۔ دوسروں پر ظلم و زیادتی ہوتی ہے۔ اغوا، چوری، قتل و غارت، ڈکیتی وغیرہ برائیاں اور خرابیاں عام ہو جاتی ہیں۔ ایسے دور میں ان برائیوں اور خرابیوں کو دبانے کے لئے ضروری ہے کہ اسلامی تعلیمات کو عام کیا جائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ کی زندگی کے احوال اور ان کے اقوال و افعال کو پڑھ سن کر عملی زندگی میں رائج کیا جائے۔ کیونکہ اسلامی تعلیمات ہی انسان کو صحیح راہ کی طرف رہنمائی کرتی ہیں۔ شیطانی اور نفسانی خواہشات کو دباتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم اعلیٰ کام کریں، اللہ والوں کی صحبت میں بیٹھیں تاکہ نیکی کی رغبت اور عبادت کا شوق و ذوق پیدا ہو، خود نیک عمل کریں اور دوسروں کو نیکی کی دعوت دیں، قرآنی تعلیمات کی عام اشاعت کریں، قرآن مجید ناظرہ پڑھیں اور پڑھائیں۔ اگر ناظرہ پڑھا ہوا ہے تو معانی و مطالب پڑھنا شروع کریں۔ اپنی مساجد میں درس و تدریس کا سلسلہ شروع کریں۔ تمام مجالس میں ان نیک باتوں کو دہرائیں۔ اسی طرح اگر ہر کوئی کوشش شروع کر دے، تو انشاء اللہ تھوڑے عرصہ میں سارا معاشرہ درست ہو جائے گا۔ بدی اور برائی مغلوب اور نیکی و شرافت غالب آ جائیگی، شیطان کی کمر ٹوٹ جائے گی۔ لیکن بڑے افسوس کی بات ہے کہ اکثر مسلمان اسلامی تعلیمات کے خلاف اپنی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ ہمارا اٹھنا بیٹھنا، چلنا پھرنا، خورد و نوش اور کاروبار، لین دین وغیرہ سب خلافِ اسلام ہے۔ دین میں ایسی من گھڑت اور غلط چیزیں پیدا کر لی ہیں۔ جو سراسر عذاب الٰہی کو دعوت دیتی ہیں۔ کیا اسلام کے ابتدائی اور عروج کے دور میں یعنی حضور اکرمؐ اور صحابہ کرامؓ کے زمانہ مبارک میں میلاد النبیؐ کے موقع پر جلسے جلوس نکلا کرتے تھے؟ جھنڈیاں اور چراغاں میں دولت کو ضائع کیا جاتا تھا۔ عشق و محبت کے صرف زبانی دعوے ہیں۔ عملی زندگی بالکل کافروں اور مشرکوں جیسی ہے۔ کافر نماز نہیں پڑھتے۔ اور آج کل کے نام کے مسلمان بھی نہیں پڑھتے۔ کافر روزے نہیں رکھتے اور مسلمان بھی روزے نہیں رکھتے بلکہ کھلے بازار کھاتے پیتے ہیں۔ غرض ہمارا طرزِ زندگی بالکل کافرانہ اور مشرکانہ ہے۔ اگر ہم نجاتِ اُخروی چاہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے عذاب سے دنیا اور آخرت میں بچنا چاہتے ہیں تو ضروری ہے کہ ہم اپنے طور و طریق کو بدلیں۔ گذشتہ کمزوریوں اور غلطیوں کو دور کر کے آئندہ باقی زندگی کو اسلامی تعلیمات کے مطابق گذاریں۔ نیک اور رحمانی خصلتیں اپنے اندر پیدا کریں۔ اپنے آپ کو اعلیٰ اور بلند اخلاق سے سنواریں۔

آج ہماری حکومت ہر ایک منصوبہ بنا رہی ہے اور اس پر لاکھوں کروڑوں روپے خرچ کر رہی ہے۔ لیکن اسلامی تعلیمات کی اشاعت اور اخلاق کی درستگی کے لئے کوئی منصوبہ نہیں، اس کے لئے کوئی رقم نہیں خرچ کی جا رہی۔ کبھی حکومت نے یہ نہیں کہا کہ نماز پڑھو، زکوٰۃ دو حج کرو۔ اسلامی مملکت میں حکومت کا فرض ہے۔ عوام کے دین و ایمان کی حفاظت کرنا، ان کے اخلاق کو سنوارنا۔ اب جب ہماری حکومت یہ فرض ادا نہیں کرتی تو ضروری ہے کہ ہم اپنے دین و ایمان کی حفاظت کریں۔ اپنی عاقبت کو سنوارنے کے لئے خود کوشش و ہمت کریں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!



۲۶ر ربیع الاوّل ۱۳۸۶ھ بمطابق ۱۵ر جولائی ۱۹۶۶ء

بہترین تعلیم اور بہترین ماحول

حضرت مولانا عبیداللہ انور صاحب مدظلہ العالی

الحمد للّٰہ وکفیٰ وسلامٌ علیٰ عبادہ الّذین اصطفیٰ : امّا بعد :
فاعوذ باللّٰہ من الشّیطٰن الرّجیم : بسم اللّٰہ الرّحمٰن الرّحیم ؀

اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ؕ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ۙ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ○

ترجمہ: رحمٰن ہی نے قرآن سکھایا۔ اس نے انسان کو پیدا کیا۔ اس نے بولنا سکھایا۔

حاشیہ شیخ الاسلام رحؒ

اُس کے عطایا میں سب سے بڑا عطیّہ اور اس کی نعمتوں میں سب سے اونچی نعمت و رحمت (علم قرآن) ہے انسان کی بساط اور اس کے ظرف پر خیال کرو اور علم قرآن کے اس دریائے ناپیدا کنار کو دیکھو۔ بلاشبہ ایسی ضعیف البنیان ہستی کو آسمانوں اور پہاڑوں سے زیادہ بھاری چیز کا حامل بنا دینا رحمٰن ہی کا کام ہو سکتا ہے۔ ورنہ کہاں بشر اور کہاں خدا کا کلام۔

(اب "ایجاد" کو دیکھئے)

وجود عطا فرمانا اللہ کی بڑی نعمت بلکہ نعمتوں کی جڑ ہے۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔ ایجادِ ذات اور ایجادِ صفت ـــ تو اللہ تعالےٰ نے آدمی کی ذات کو پیدا کیا اور علم بیان کی صفت بھی رکھی یعنی قدرت دی کہ اپنے ما فی الضمیر کو نہایت صفائی اور حسن و خوبی سے ادا کر سکے اور دوسروں کی بات سمجھ سکے۔ اسی صفت سے وہ قرآن سیکھتا سکھاتا اور خیر و شر، ہدایت و ضلالت، ایمان و کفر اور دنیا و آخرت کی باتوں کو واضح طور پر سمجھتا اور سمجھاتا ہے۔

بزرگانِ محترم! ہر انسان طبعی طور پر سادہ لوح پیدا ہوتا ہے۔ پھر آگے تعلیم پر منحصر ہے کہ وہ اُسے اچھا بنا دے یا بُرا اور عیّار و مکّار بننے پر مجبور کر دے۔ پیدائش کے بعد اگر انسان کو عدل و انصاف کی تعلیم دی جائے تو وہ عادل اور منصف مزاج ہو جائیگا۔ اور اگر اسے ظلم، چوری اور ڈاکہ زنی کی تعلیم دی جائے تو رفتہ رفتہ بہت بڑا ظالم، چور اور ڈاکو بن جائے گا۔ ظاہر ہے اس صورت میں جبکہ انسان برائیوں کو شعار بنا لے اور درندگی کا خوگر ہو جائے تو اُسے انسان کہنا انسانیت کی توہین ہوگی۔

انسان وہ ہے جو فی الحقیقت انسانیت کے بلند منصب پر فائز ہو۔ درندگی اور حیوانیت سے منزہ ہو اور اس کا وجود خلق خدا کے لئے پیغام رحمت اور موجب برکت و راحت ہو ـــ وہ بظاہر انسان نظر آئے مگر اخلاق کے لحاظ سے فرشتہ سیرت دکھائی دے اور اپنے اخلاقِ حمیدہ کی بناء پر بارگاہِ الٰہی میں مقبول، ملائکہ کی نظر میں محبوب اور مخلوقِ خدا کی آنکھوں کا تارا بن جائے۔ لیکن یاد رکھئے! اس قسم کا انسان بنانے والی

تعلیم

اس قسم کا حسن اور اس قسم کا خوبصورت رنگ چڑھانے والی تعلیم فقط قرآن مجید کی تعلیم ہے۔ اور اس میں کیوں ایسی خوبیاں نہ ہوں جب کہ اس تعلیم کا معلّم خود انسان کا بنانے والا اور ساری کائنات کا خالق و مالک اور مربّی "خدائے رحمان و قدیر" ہے۔

کلامِ رحمٰن کی صفات

قولہ تعالےٰ: اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَهْدِيْ لِلَّتِيْ هِيَ اَقْوَمُ وَيُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا كَبِيْرًا ○

ترجمہ: یہ قرآن وہ راہ بتلاتا ہے جو سب سے سیدھی ہے۔ اور ایمان والوں کو جو اچھے عمل کرتے ہیں خوشخبری سناتا ہے کہ ان کے لئے بڑا ثواب ہے۔

حاشیہ شیخ الاسلام رحؒ

یہ قرآن ساری دنیا کو سب سے زیادہ اچھی، سیدھی اور مضبوط راہ بتلاتا ہے۔ تمام "قویم راہیں" اس "اقوم" کے تحت میں مندرج ہو گئی ہیں۔ لہٰذا اگر کامیابی اور نجات چاہتے ہو، تو خاتم الانبیاء کی پیروی میں اسی سیدھی سڑک پر چلو۔ جو لوگ قلب و جوارح یعنی ایمان و عمل صالح سے اس صاف و کشادہ راہ پر چلیں گے۔ قرآن ان کو دنیا میں حیاتِ طیبہ کی اور آخرت میں جنت کی عظیم الشان بشارت سناتا ہے۔ باقی جنہیں انجام کا کچھ خیال نہیں اندھا دھند دنیا کی لذات و شہوات میں غرق ہیں، آخرت کی اصلا فکر نہیں رکھتے ان کا انجام دردناک عذاب ہے۔

حاصل

یہ نکلا کہ قرآن کریم میں تمام اچھی تعلیمات کا نچوڑ بھرا ہوا ہے اور یہ ایسی راہ بتاتا ہے جو سب سے زیادہ اچھی، مضبوط اور سیدھی ہے۔ یہ صاف صاف کہتا ہے کہ جو اس کی باتوں پر پوری طرح یقین کریں گے اور اللہ عزّ و جلّ اور اس کے رسولؐ اور یوم آخرت پر ایمان لا کر نیک کام اختیار کریں گے ان کے لئے خوشخبری ہے کہ وہ دنیا و آخرت میں چین اور امن و امان کی زندگی بسر کریں گے۔

دوسری صفت

قولہ تعالےٰ: وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۔ (س بنی اسرائیل رکوع ۹)

ترجمہ: اور ہم قرآن میں سے وہ چیز اتارتے ہیں جس سے روگ دفع ہوں اور ایمان والوں کے واسطے رحمت ہے۔

حاشیہ شیخ الاسلام رحؒ

یعنی جس طرح حق کے آنے سے

باطل بھاگ جاتا ہے۔ قرآن کی آیات سے جو بتدریج اترتی رہتی ہیں روحانی بیماریاں دُور ہوتی ہیں، دلوں سے عقائدِ باطلہ، اخلاقِ ذمیمہ اور شکوک و شبہات کے روگ مٹ کر صحتِ باطنی حاصل ہوتی ہے بلکہ بسا اوقات اس کی مبارک تاثیر سے بدنی صحت بھی حاصل کی جا سکتی ہے ـــ جیسا کہ روح المعانی اور زاد المعاد وغیرہ میں اس کا فلسفہ اور تجربہ بیان کیا گیا ہے۔ بہرحال جو لوگ ایمان لائیں یعنی اس نسخۂ شفا کو استعمال کریں گے۔ تمام قلبی و روحانی امراض سے نجات پا کر خدا تعالیٰ کی رحمتِ خصوصی اور ظاہری و باطنی نعمتوں سے سرفراز ہونگے۔

حاصل

یہ ہے کہ قرآن مجید کی تعلیم کے یہ نتائج برآمد ہوں گے:۔

سب سے اچھی، سیدھی اور مضبوط راہ انسان پالے گا۔

روحانی بیماریاں (حسد، کبر، عُجب، جاہ طلبی، خود غرضی، زر طلبی وغیرہ) دُور ہوں گی۔

عقائدِ باطلہ، اخلاقِ ذمیمہ، شکوک و شبہات کے روگ مٹ جائیں گے۔

اب اندازہ فرمایئے جن بچے اور بچیوں کو قرآن مجید کی تعلیم دی جائیگی اور جو تعلیم قرآنی کے رنگ میں رنگے جائیں گے وہ کیسے با اخلاق، شریف الطبع اور نیک نفس ہوں گے؟ کیا ایسے اخلاق و اوصاف کے حامل افراد کے حق میں خدا تعالیٰ کی طرف سے رحمتیں نازل نہ ہوں گی اور خلق خدا انہیں دعائیں نہ دے گی؟

محترم حضرات! آپ نے غور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جل شانہٗ نے اپنی تعلیم یعنی قرآن مجید کے متعلق کیسے محاسن اور اس کی کیسی خوبیاں بیان فرمائی ہیں۔

اے نوعِ انسانی! آنکھ کھول کر تو دیکھ! قرآن مجید میں کیا کیا گُن بھرے ہوتے ہیں۔ اس کی باتوں کو مان کر اور اور اس نسخۂ شفاء کو آزما کر تو دیکھ کہ یہ کس طرح تیری ساری خفیہ و پوشیدہ اور ظاہرہ بیماریوں کو شفا بخشتا ہے۔

یہ بات یاد رکھیئے کہ اس میں وُہ سب باتیں موجود ہیں جو ماننے والوں کے لئے اکسیر کا حکم رکھتی ہیں اور ایسا کوئی مرض انسان کے اندر نہیں رہنے دیتیں جو انجام کار اُسے ہمیشہ کے لئے تباہ کر دے۔

تاریخ

کے اوراق الٹ کر دیکھئے۔ یہی قرآن مجید کی تعلیم تھی جس نے عرب کے مشرکوں کو توحید پرست بنا دیا تھا، کافروں کو نورِ ایمان عطا فرمایا تھا، ظالموں کو عادل اور چوروں اور ڈاکوؤں کو امن عامہ کا علمبردار بنا دیا تھا ـــ غیر منظم کو جس نے منظم کر دیا تھا، قعرِ مذلت میں ڈوبے ہوئے عربوں کو بامِ عروج پر پہنچایا تھا اور جو قومیں عربوں کو اپنی رعایا بنانا بھی پسند نہیں کرتی تھیں انہیں عربوں کو اُن قوموں کا راہ نما بنا دیا تھا۔

یہ سب کچھ قرآن پاک کی مقدس تعلیم اور رحمتِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ کیمیا اثر کا فیضان تھا۔

دُر فشانی نے تری قطروں کو دریا کر دیا
دل کو روشن کر دیا، آنکھوں کو بینا کر دیا
خود نہ تھے جو راہ پر اوروں کے ہادی بن گئے
کیا نظر تھی جس نے مُردوں کو مسیحا کر دیا

برادرانِ عزیز! قرآن کریم کی تعلیم میں آج بھی یہ سب تاثیریں موجود ہیں لیکن شرط یہ ہے کہ ہم قرآن مجید سے فوائد حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ اور وہ ماحول پیدا کریں جس میں فقط قرآن و سنت کی دل نواز تعلیمات سامعہ نواز ہوں اور انہیں تعلیمات کی روشنی میں ایک معاشرہ معرضِ وجود میں آئے۔

ماحول کا اثر

اس حقیقت سے کوئی فرد بشر انکار نہیں کر سکتا کہ انسان کی تعمیر و تربیت میں ماحول کا بھی بڑا اثر ہوتا ہے۔ انسان ہر چیز سے اثر پذیر ہوتا ہے۔ ماحول اور افراد کا اثر اس کی ذات پر بڑا گہرا ہوتا ہے۔ اسی لئے اہل اللہ اپنے پیروکاروں کو نیک مجلسوں میں بیٹھنے اور اہل اللہ کی صحبت میں زانوئے ادب تہ کرنے کی تلقین کرتے ہیں۔

صحبتِ صالح ترا صالح کند
صحبتِ طالح ترا طالح کند

حکومت مغربی پاکستان کو مبارکباد

مَیں اس موقع پر حکومت مغربی پاکستان کو بالعموم اور گورنر صاحب اور ملک خدا بخش صاحب بُچّہ وزیر تعلیم کو بالخصوص مبارکباد دیتا ہوں کہ انہوں نے تعلیمی اداروں میں قرآنی تعلیم کو رواج دینے اور ناچ گانے وغیرہ سے تعلیمی اداروں کو پاک کر کے اچھا ماحول پیدا کرنے کی طرف توجّہ مبذول فرمائی ہے۔ یہ سب کچھ اگرچہ موجودہ حالات کے مطابق کافی نہیں ہے ـــ لیکن تاہم قرآنی تعلیمات کو فروغ اور تعلیمی اداروں میں اچھا ماحول پیدا کرنے کی طرف ایک قدم ضرور ہے۔

ہمیں بہرحال یہ حسن ظن رکھنا چاہیئے کہ گورنر صاحب کی رہنمائی ملک خدا بخش صاحب بُچّہ کی مساعیٔ جمیلہ سے حکومت اس معاملے میں اور آگے بڑھے گی اور کتاب و سنت کی تعلیمات کو رائج کرنے کی کوشش کرے گی۔ ملک صاحب موصوف جب سے وزیر تعلیم بنے ہیں ان کے دینی جذبات، صالح خیالات اور مذہبی رجحانات روز بروز اجاگر ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ اور ہم دعا کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ ان کے اقوال و اعمال میں اپنے فضل سے تطابق فرمائے۔ اور جو کچھ وہ اس بارے میں کہہ رہے ہیں اُسے عمل جامہ بھی پہنا سکیں۔ آمین!

آخر میں میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو کتاب و سنت کی تعلیمات کی روشنی میں بہترین معاشرہ برپا کرنے اور محمدی مسلمان بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یا الٰہ العالمین!

دعائے صحت

میرے والد ماجد ایک عرصہ سے شدید علالت کی بنا پر صاحب فراش ہیں جمیع احباب و قارئین خدام الدین سے التماس ہے کہ وہ میرے والد صاحب کے لئے شفائے کاملہ و صحت عاجلہ کی خصوصی دعا فرماویں۔ (قاری محمد شریف قصوری)

ضرورت حافظ

ایک حافظ تجربہ کار مدرسہ سراج الاسلام چک ۴۱۶ ج ب ضلع لائل پور کے لئے ضرورت ہے قاری کو ترجیح دی جائے گی۔ خط و کتابت مندرجہ ذیل پتہ پر کریں۔

مولانا صالح محمد صاحب مدرس مدرسہ سراج العلوم جامع مسجد بلاک ۱ سرگودھا

مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی صاحب کا واہ کینٹ میں درسِ قرآن

منعقدہ ۲۴ اپریل ۱۹۶۶ء

مرتبہ محمد عثمان غنی

قرآن فرماتا ہے مِمَّا تَرَكَ - یہ "مَا" عموم کے لئے ہے - جو کچھ چھوڑ کر مرجائے مرنے والا - اُس کے ساتھ نسبت ہو اقربیّت کی، یا نسبت ہو نسب کی، یا نسبت ہو ازواج کی ___ وراثت کے تین پہلو ہیں، تین رشتے ہیں وراثت کے. (ا) نسب - باپ مر گیا، بیٹا وارث ہوگا بیٹی وارث ہو گی (ب) اقربیّت - (بہت قریب) باپ مر گیا، بیٹا وارث ہے، اقرب ہونے کے لحاظ سے، بھائی مرگیا، اُس کی اولاد نہیں ہے، بھائی وارث ہے، اقرب ہونے کے لحاظ سے - اور (ج) تیسرا رشتہ ہے زوجیّت کا ___ خاوند مرگیا، بیوی وارث ہے - بیوی مر گئی، خاوند وارث ہے ___ یہ تین رشتے ہیں جن کی بنار پر ایک انسان دوسرے انسان کا وارث ہو سکتا ہے ___ وارث کہتے ہیں بلا محنت کے مال کا مل جانا - باپ نے کمایا بیٹے کو مل گیا -

تو قرآن فرماتے ہیں مِمَّا تَرَكَ - یہاں دو باتیں ہیں میرے دوستو اور میرے بزرگو! ___ ایک ہے مِمَّا ہر اُس چیز سے (اکثر یہاں پر میرے دوست لکھے پڑھے، علمار اور طلبار بھی ہوں گے اللہ ان کی محنتوں کو قبول فرمائے) مِمَّا تَرَكَ - جس چیز سے ___ یہ مَا عموم کے لئے ہے - اگر ایک سُوئی بھی چھوڑ کر مر گیا باپ، اس میں بہن بھی وارث ہے بھائی بھی وارث ہے - مِمَّا ___ اگر کپڑوں کا جوڑا بھی چھوڑ کر مر گیا - جس چارپائی پر مرا ہے وہ چارپائی بھی تقسیم ہو گی -

یہ غلط خیال ہے بعض لوگ کہتے ہیں کہ "پیدا کردہ" نہیں ہیں "ارے بہن کو حصہ دیا ہے؟" "کیا وہ ابّا کی پیدا کردہ تھی؟" ___ "تو پھر تو کس کا پیدا کردہ ہے؟" ہم عجیب ڈھنگ بنا لیتے ہیں - بہنوں کا مال کھانے کے لئے - ہم آدم خور بن گئے - اپنی بہن کا مال کھایا اور وہ بھی وہ مال جو میرے باپ نے کمایا - میں نے نہیں کمایا - جیسا میں اپنے باپ کا بیٹا ہوں میری بہن بھی اس کی بیٹی ہے -

تو قرآن نے فرمایا مِمَّا تَرَكَ - ہر اُس چیز میں سے - یہ مَا عموم کے لئے ہے، کچھ بھی چھوڑ کر مر جائے، وارث ہو گی - اور پھر فرمایا تَرَكَ - جو جو چھوڑ کر مرے (لوگ کہتے ہیں کہ قانون نہیں بنایا ___ کیوں نہیں بنایا، کوئی عمل کرے تو تب ___ قانون تو بنا ہے، عمل کی بات ہے ___ علمائے اسلام نے ہمارے لئے تیار کھانا پیش کر دیا ہے - علامہ شامی لکھتے ہیں کہ جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فصل بویا، اُس سے غلہ نکلا، حضرت عبد اللہ ابن مسعودؓ نے اُس کا آٹا بنایا، امام ابو حنیفہؒ نے اُس آٹے کو گوندھا، اُن کے تلامذہ امام محمدؒ، امام ابی الیوسف اور امام زُفر وغیرہ نے اُس آٹے سے روٹی پکائی اور امّت کے سامنے پیش کر دی کہ لو بھائی کھاؤ ___ ہم کہتے ہیں "نہیں کھاتے اس پر امریکہ کی مُہر نہیں ہے" ___ دیکھ لیا امریکہ کو؟ علماء نے نہیں کہا تھا - لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارٰى أَوْلِيَاءَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ - اے مسلمانو! یہودیوں اور عیسائیوں کو اپنا دوست مت بناؤ - ہم نے کہا قرآن کو شاید تاریخی باتیں نہ معلوم ہوں، یہ تاریخ نہ جانتا ہو - ہم نے اللہ کی بات کو نہ مانا - الحمد للہ! ہم امریکہ کی شیطانی سے بروقت متنبہ ہو گئے ورنہ پتہ نہیں ہمارا کیا حال ہوتا - قرآن مجید نے بتایا کہ نہیں بتایا؟

تو میرے دوستو! علمائے اسلام نے یہاں پر لکھا ہے مِمَّا تَرَكَ - ہر اُس مال سے جو چھوڑ کر مرے مرنے والا - اس میں وہ انعامات، وہ عطایا اور وہ بخششیں نہیں آتیں جو مرنے کے بعد کسی کو ملیں - مثلاً ایک آدمی تھا، کسی فرم میں ملازم تھا، کسی ادارے میں ملازم تھا - فوج میں ملازم تھا، مرنے کے بعد اُس کی بیوی کے نام پر اُس فرم نے، ادارے نے یا حکومت نے کچھ روپیہ مقرر کر دیا کہ ہم تجھے دو ہزار روپیہ انعام دیتے ہیں یا دو سو روپیہ ماہوار دیتے ہیں، اب اس حصے میں باقی وارث شریک نہیں ہو سکتے کیونکہ مِمَّا تَرَكَ نہیں ہے، یہ مرنے والا چھوڑ کر نہیں مرا، اگر وہ چھوڑ کر مرتا تو پھر وارث ہوتے -

دوسری چیز قرآن مجید نے اس میں یہ فرمائی وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ - اور عورتوں کے لئے بھی حصہ ہے، مرد بھی حصہ دار باپ کی وراثت سے، عورتیں بھی حصہ دار ہیں اپنے باپ کی وراثت سے - لِلنِّسَاءِ کا لفظ بیٹیوں پر بھی بولا جاتا ہے، بہنوں پر بھی بولا جاتا ہے اور عورتوں پر بھی بولا جاتا ہے لیکن یہاں پر مراد بیٹیاں ہیں - رجال سے مراد یہاں پر بیٹے ہیں -

تیسری چیز میرے بزرگو جو اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں بیان فرمائی اور آج اس کے متعلق ہمارے بعض دوست خامہ فرسائی کر رہے ہیں - وَالْأَقْرَبُونَ لفظِ اقرب پر غور فرمائیے - آپ میں سے لکھے پڑھے دوست ہوں گے - قرآن مجید جن الفاظ کو استعمال فرماتا ہے اُن سے بہتر کوئی اور لفظ نہیں ہو سکتا - یاد رکھیں یہ میری ایک عرض ہے اور مشورہ ہے -

میرے بزرگو، میرے دوستو! قرآن مجید کا ترجمہ کرتے وقت اگر اللہ تعالیٰ نے خود علم عطا فرمایا ہے تو اصول ترجمہ کو ملحوظ رکھا کریں اگر نہیں تو پھر ان لوگوں کے تراجم دیکھیں جنہوں نے قرآن کے ان آداب کو، اُن علوم کو تو پڑھا ہو ___ میرے دوستو اور میرے بزرگو! قرآن مجید اللہ کا کلام ہے اس قرآن مجید کو سمجھنے کے لئے دو پہلو ہیں - ایک ہے وعظ اور نصیحت ___ وہ تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں - وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ ہم نے قرآن کو نصیحت کے لئے آسان کر دیا ہے - قرآن نصیحت کے لئے بہت آسان ہے - قرآن کھولو، کوئی آیت پڑھ لو، اگر دل میں ذرا بھی ایمان ہوگا

تو بدن پر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَإِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ آيَاتُهُ زَادَتْهُمْ إِيمَانًا ط فرمایا مومن کی نشانی یہ ہے جب میرا نام آ جائے، دل ڈر جاتے ہیں، جب میری آیتیں پڑھی جاتی ہیں، ایمان بڑھنے لگ جاتا ہے —— قرآن مجید وعظ اور نصیحت کے لئے بڑا آسان ہے لیکن قرآنی احکام، قرآنی معارف، قرآن مجید کے مسائل کا استنباط، قرآن مجید سے اصول کا استنباط، احکام کو مرتب کرنا، حکموں کا بنانا، امت کے لئے هُدًى لِّلنَّاسِ کی شکل میں قرآن کا پیش کرنا، قرآن کو تعلیمی شکل دینا، یہ میرے بزرگو بڑا ہی مشکل کام ہے۔ جب تک کہ وہ سارے علوم انسان کو حاصل نہ ہوں جن علوم کا حاصل کرنا ضروری ہے۔

دیکھئے اس وقت سب سے لاوارث کتاب قرآن مجید ہے جس کا جی چاہے "تفسیر" لکھ دے کوئی پوچھتا نہیں —— سب سے زیادہ مظلوم کتاب قرآن مجید ہے۔ اللہ تعالےٰ اس پر ظلم کرنے سے ہم کو بچائے۔ اللہ اس کو ہمیں اپنا قائد اور امام بنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ میرے دوستو! انگریزی میں اگر ہم کوئی بات لکھیں تو ڈکشنری (DICTIONARY) دیکھنی پڑتی ہے، لیکن قرآن کی "تفسیر" لکھو، جو مرضی ہو لکھ ڈالو اور اگر اسلامی تعلیمات کے خلاف لکھا تو دنیا میں "محقق" مشہور ہو جاؤ گے۔ "بڑے محقق" ہیں۔ کیا "تحقیق" کی؟ "اجی آج تک مولوی ڈراتے رہے ہیں کہ نمازیں پانچ فرض ہیں۔ یہ نئے "محقق" صاحب آ گئے ہیں۔ انہوں نے کہا۔ نہیں صرف تین ہی فرض ہیں"۔ "واہ بھائی واہ بات ہوئی نا۔ کتنی بڑی تحقیق کی ہے محقق صاحب نے"۔

ابھی پرسوں ۲۲ اپریل کو اخبارات نے اقبال مرحوم کی یاد میں خاص نمبر شائع کئے اور میں "کوہستان" کا اقبال نمبر پڑھ رہا تھا اُس میں اقبال کا ایک خط بنام سید سلیمان ندویؒ شائع ہوا ہے۔ اقبال بیچارا بھی بڑا مظلوم ہے۔ ہم اس کے ساتھ بھی باز نہیں آتے۔ جو بات لینی ہو بس اقبال کا حوالہ دے دیا، اُس کی قبر پر پھول چڑھا دئے۔ اور کہتے ہیں کہ ہم نے بڑا تیر مارا ہے۔ بھائی بات تو اطاعت سے بنتی ہے مَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ ط وَإِنْ تُطِيعُوهُ تَهْتَدُوا۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرو گے تو بات بنے گی۔ گُفتے پر عمل ہو، نہ کہ خالی پھول چڑھا دئے جائیں، پھول چڑھانے سے کیا بنتا ہے؟ ابا جی کھانا مانگیں، بیٹا روٹی دو۔ اور کہتا ہے "صدقے تیرے نام سے"۔ ہمارے ہاں پنجابی میں عام طور پر یہ رواج ہے کہ جب کسی بزرگ کا نام لو مثلاً شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کا نام لو تو کہتے ہیں "صدقے ہیں اس نام کے"۔ کیا ہو گا ان صدقے صدقے کی گردانوں سے؟ بھائی! شیخ صاحب تو نماز پڑھا کرتے تھے اور تو عمل سے کورا ہے۔ اور صرف "تیرے صدقے نام کے" کہہ کر حیلہ بنا رکھا ہے۔ عمل ذرا بھی نہیں ہے۔ نہ قرآن مجید کی تعلیمات پر نہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث پر۔ لیکن ہم نے یہ ڈھچر بنا رکھا ہے۔ جو ڈھچر نہ صحابہ نے بنایا نہ تابعین نے بنایا اور نہ تبع تابعین نے بنایا۔ وہاں تو یہ حال ہے کہ ایک ایک آیت کو سمجھنے کے لئے آٹھ آٹھ سال لگاتے ہیں اور قوتِ عملی میں اتنے پکے ہیں جو آیت سنی اس پر عمل کیا۔ (اللہ ہم سب کو بھی عمل کی توفیق عطا فرمائے)

میں اقبال کے خط کا ذکر کر رہا تھا جو انہوں نے سید سلیمان ندویؒ کے نام لکھا اور وہ "کوہستان" کے اقبال نمبر کی پرسوں کی اشاعت میں چھپا ہے۔ اس میں انہوں نے لکھا ہے کہ اس وقت دنیا میں "تجدد" کا فتنہ سر اٹھا رہا ہے۔ "تجدد" کا معنےٰ ہے کہ نیا دین بنانا یعنی دین کی مرمت کرنا۔ اور مرمت کیسے کرو؟ جو بات مشکل معلوم ہو اُس کو نکال دو۔ یہ ہے مرمت —— اب صبح کی نماز ذرا مشکل معلوم ہوتی ہے اور عشاء کی نماز بھی بڑی مشکل ہے تو یہ کہہ دو یہ دونوں نمازیں نہ پڑھو صرف تین ہی پڑھ لو۔ بات بن گئی نا۔ اور حج کے متعلق، اتنا دُور دراز جانے کی کیا ضرورت ہے؟ خدا ہر جگہ حاضر و ناظر ہے —— اور یہ قربانی؟ اس کی کیا ضرورت ہے؟ خواہ مخواہ بکرا ذبح کرتے ہو۔ یہ پیسے جمع کر لو اور ایک ہوائی جہاز یا جیپ خرید لو۔ اسلام تو بڑا آسان سا مذہب ہے مولوی نے خواہ مخواہ اس کو مشکل بنا دیا ہے۔

الحمد للہ اسلام کا الزام مولوی کے سر پہ نہیں ہے بلکہ یہ اسلام کا تاج ہے مولوی کے سر پہ کہ اسلام کو قبول کرنے والا مولوی، اسلام کو پھیلانے والا والا مولوی، اسلام کی اشاعت کرنے والا مولوی (اللہ تعالےٰ ہم مولویوں کو اسلام کی لاج رکھنے کی توفیق عطا فرمائے) ہم اس سے خوش ہیں۔ یہ تو ہمارے لئے ایک بہت بڑا اعزاز ہے کہ اللہ کے دَر کا ہمیں سوالی سمجھا جاتے۔ قرآن پڑھنے والا سمجھا جاتے، قرآن پڑھانے والا سمجھا جائے۔

اقبال نے لکھا سید سلیمان ندویؒ کو کہ اس وقت ایک فتنہ پنپ رہا ہے دنیا میں —— دین کا تجدد —— دین کو ماڈل رنگ میں پیش کرنا —— وہ لکھتے ہیں کہ میں نے سنا ہے کہ ابدانیہ میں مسلمانوں میں ایک فرقہ پیدا ہوا ہے اور اس نے یہ کہا ہے کہ نماز کے لئے وضو کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ کوہستان میں تھا۔ کیا خوب کہی۔ اگر وضو ضروری نہیں تو پھر نماز کی بھی کیا ضرورت ہے خدا تو بالکل قریب ہے۔ جیسا کہ ہمارے ہاں "ولی" اور "متولی" ہیں یعنی بتکلف "ولی" بننے والے —— مسلمان بھی عجیب اللہ کی مخلوق ہے۔ (باقی آئندہ)

میری نماز

از مولانا محمد ادریس صاحب انصاری

سوچ کر جواب دیجئے؟

(س) صبح کی نماز کیوں فرض ہوئی؟ (س) مغرب کی نماز مقرر کرنے کی کیا وجہ ہے؟ (س) نماز کے لئے عصر کا وقت کیوں مقرر ہوا؟ (س) نماز میں کعبہ کی طرف منہ کرنا کیوں ضروری ہے؟ (س) نماز میں ہاتھ باندھ کر کیوں کھڑے ہوتے ہیں؟ (س) نماز کی ہر رکعت میں ایک رکوع اور دو سجدے رکھنے کی کیا وجہ ہے؟ (س) نماز کی ابتداء اللہ اکبر کے ساتھ کیوں کی گئی؟ (س) نماز میں اَلْحَمْد کیوں پڑھی جاتی ہے؟ (س) سجدے میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى اور رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيم کیوں مقرر ہوا؟ (س) نماز کے شروع میں کانوں تک ہاتھ اٹھانے کی کیا وجہ ہے؟ (س) ایک سجدے کے بعد بیٹھنے میں کیا حکمت ہے؟ (س) رکوع کے بعد سیدھے کھڑے ہونے میں کیا مصلحت ہے؟ (س) امام ظہر میں قرآن آہستہ اور مغرب و عشاء اور فجر میں بلند آواز سے کیوں پڑھتا ہے؟ (س) نماز کے اختتام پر سلام کا لفظ کیوں مقرر ہوا؟

نماز کے متعلق یہ سوالات اور اس قسم کے دوسرے جوابات اگر سمجھ میں نہ آئیں تو آج ہی "میری نماز" منگا کر حل کر لیجئے۔ قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے کاغذ سفید، کتابت طباعت آفسٹ۔

محمود الحسن، نور محمد ناشران، تاجران کتب ۱۴-بی شاہ عالم لاہور

محمد یوسف : ماموں کانجن

قسط ۲

اسلام کے اجتماعی مسائل

★ —— بحث وجدال سے بالاتر ہیں

الغرض جب یہ معلوم ہو چکا کہ حدیث ابی ذرؓ کا وہی مفہوم ہے جو اس آیت کا ہے، ادھر آیت کا مفہوم خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے واضح فرما دیا کہ اس سے مراد انفاق مفروض ہے، تو یقیناً اس حدیث کا مطلب بھی یہی ہو گا، اس لئے محترم رفیع اللہ صاحب کا اس حدیث کو نظریۂ اشتراکیت کی تائید کے لئے پیش کرنا خوش فہمی سے زائد حیثیت نہیں رکھتا، اور اس غلط استنباط سے زکوٰۃ کی شرح میں ردّ و بدل کے جواز کا سراغ لگانا محض خیالی چیز تو ہو سکتی ہے، لیکن امور واقعہ میں اس کا وزن شیخ جی کے کنبے سے زائد نہیں، اللہ تعالیٰ صحیح فہم نصیب فرمائے۔

موصوف نے یہاں دو آیتیں بھی بغیر سوچے سمجھے نقل کر ڈالیں، چنانچہ فرماتے ہیں۔

"قرآن مجید سے اسی کی تائید ہوتی ہے، مثلاً یسئلونک ماذا ینفقون، قل العفو، (یعنی اپنی ضرورت سے جو بچے اللہ کی راہ میں خرچ کرنا) اور کی لا یکون دولۃ بین الاغنیاء، تاکہ یہ دولت مندوں کے درمیان ہی گردش نہ کرتی رہے" اس حساب سے تو وافر بجٹ پر شرح زکوٰۃ سو فیصد بنتی ہے"

اگر وہ ان آیات کو یہاں بے محل نقل کرنے سے پہلے کسی تفسیر کا مطالعہ فرما لیتے تو انہیں معلوم ہو جاتا کہ پہلی آیت کا مفہوم ان کی مراد کے بالکل برعکس ہے چنانچہ اس سے مراد زکوٰۃ اور وہ صدقہ نافلہ ہے جو حد استطاعت سے زائد نہ ہو، تفسیر کی عام کتابوں کے علاوہ ابن جریر جلد ۲ ص ۳۶۴ تا ص ۳۶۸ کا مطالعہ فرما لیا جائے، اور دوسری آیت کا تعلق تقسیم غنائم سے ہے، زکوٰۃ اور صدقہ سے اسے دور کا تعلق بھی نہیں،

البتہ یہاں ایک نکتہ قابل غور ہے وہ یہ کہ حدیث اور قرآن میں ذہنی تخیلات ٹھونس کر آنجناب نے "وافر بجٹ پر سو فیصد شرح زکوٰۃ" کا جو نظریہ اختراع کیا ہے، ذرا اس "وافر بجٹ" کا معیار بھی بتلایا ہوتا، آج کروڑ پتی ساہو کاروں سے لے کر دس دس ہزار ماہوار تنخواہ پانے والے ملازموں سے پوچھ دیکھئے ان کی ہوس استحصال آپ کو "وافر بجٹ" کا کہیں پتہ نشان نہیں بتلائے گی، اور اگر آپ "وافر بجٹ" کے لئے کوئی خاص مقدار تجویز فرمائیں گے تو سوال یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان فرمودہ نصاب اور مقدار زکوٰۃ میں معاذ اللہ کیا نقص تھا، کہ آپ نئے سرے سے تجدید نصاب کی سردردی میں مشغول ہوئے، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تجدید سے برگشتہ ہو کر ایمانی بصیرت سے بھی محروم ہوئے،

اس کے بعد موصوف نے ایسا نادر انکشاف فرمایا ہے جو اسلام کے چہاردہ صد سالہ دور میں کسی عالم اور فقیہ کے ذہن میں نہ آیا ہو گا، فرماتے ہیں۔

حضرت عمرؓ نے ایسی زکوٰۃ - مال تجارۃ کی زکوٰۃ - اکھٹی کرنے کا یہ فرمان جاری کیا تھا، کہ مسلمانوں سے ۲½ فیصد لو۔ اہل ذمہ سے پانچ فیصدی اور دارالحرب کے باشندوں سے چاہے وہ مسلمان ہی کیوں نہ ہوں دس فیصدی، یہ دس فیصدی زکوٰۃ ان کی زکوٰۃ واجب کے قائم مقام ہو گی۔ (بحوالہ ایضاً صفحہ ۱۹۱)

ان کی اس عبارت کے دیکھنے سے اندازہ ہوتا ہے، کہ وہ یا تو اسلامی لٹریچر کے مطالعہ کی اہلیت نہیں رکھتے یا پھر وہ دیدہ دانستہ تحریف کر کے غلط نتائج پیدا کرنے کے مریض ہیں۔ ان کنت لا تدری فتلک مصیبۃ، وان کنت تدری فالمصیبۃ اعظم،

حضرت عمرؓ کے جس فرمان کا یہاں حوالہ دیا گیا ہے احکام القرآن میں اس کے اصل الفاظ یہ ہیں،

کتب عمر الی عمالہ ان یاخذ وامن المسلمین ربع العشر، ومن اهل الذمة نصف العشر ومن الحربی العشر، وما یؤخذ من المسلم من ذالك فهی الزکوٰۃ المفروضة (احکام القرآن جلد ۳ صفحہ ۱۹۱)

حضرت عمرؓ نے اپنے گورنروں کے نام فرمان جاری کیا، کہ مسلمانوں سے ۲½ فیصد لیں، اور ذمیوں سے ۵ فیصد، اور حربی کافروں سے ۱۰ فیصد، اور اس سلسلہ میں مسلمانوں سے جو کچھ لیا جائے گا، وہ بعینہٖ فرض زکوٰۃ ہو گی، جس میں زکوٰۃ کے تمام شرائط کا اعتبار کیا جائے گا،

موصوف نے یہاں "حربی" کا ترجمہ "دار الحرب کے باشندے خواہ مسلمان ہی کیوں نہ ہوں" کے ساتھ کر دیا حالانکہ اسلامی ادب کا ابجد خواں بھی جانتا ہے، کہ حربی "دارالحرب کے باشندے خواہ وہ مسلمان ہی کیوں نہ ہوں" کو نہیں کہا جاتا، بلکہ ایسے کافر کو کہا جاتا ہے جو اسلامی سلطنت کا شہری نہ ہو، ہمارے مقالہ نگار کو جلدی میں کسی عربی دان سے پوچھ لینے یا کسی عربی لغات کے مطالعہ کی فرصت نہ تھی تو کم از کم وہ اسی روایت کو ذرا غور فرما لیتے..... کہ اگر یہاں حربی کے مفہوم میں وہ بدقسمت مسلمان بھی داخل ہیں جن سے آنجناب کے بقول کافروں والا ٹیکس وصول کیا جائے گا، تو اسی روایت میں پہلے جو مسلم کا لفظ آیا تھا، اس میں "دارالاسلام کے باشندہ" لگانا بھی تو ضروری تھا، جب اس روایت میں مسلم اور حربی کا تقابل ہے تو آپ کس منطق سے، حربی کے مفہوم میں مسلمانوں کو ٹھونستے ہیں، اور اگر انہیں اتنے غور و فکر کی بھی فرصت نہ تھی تو کم از کم اتنا تو سوچ لیا ہوتا، کہ حضرت عمرؓ کے زمانہ میں ایسے مسلمانوں کا وجود ہی کہاں تھا جو دارالحرب میں باقاعدہ رہائش پذیر ہوں، اور وہاں سے تجارت کرنے کے لئے دارالاسلام میں آیا کرتے ہوں، تاکہ ان سے دس فیصد وصول کئے جانے کا فرمان جاری کیا جاتا، پھر آنجناب نے "وما یؤخذ من المسلم من ذالك" کا ترجمہ "دس فیصدی" کیا، اگر اتنی لمبی عبارت کا مفہوم یہی "دس فیصد" ہے تو سوال یہ ہے کہ اوپر جو مسلمانوں سے ۲½ فیصد لینے کا حکم ذکر کیا گیا کیا وہ زکوٰۃ کے قائم مقام نہ ہو گا، اور کیا وہ ذمی کے جزیہ کا حکم رکھے گا۔

اس تنقیح سے واضح ہو گیا، کہ حضرت عمرؓ کے فرمان کا صاف صاف مفہوم یہ ہے، کہ مال تجارت پر مسلمانوں سے زکوٰۃ فرض وصول کی جائے گی، اور ذمی

اور حربی کافر سے علی الترتیب ۵ فیصد اور دس فیصد ٹیکس (جزیہ) وصول کیا جائے گا، مسلمانوں سے دس فیصد وصول کرنے کا بہتان رفیع اللہ صاحب کی غلطی کی پیداوار ہے،

ع سخن شناس نۂ دلبرا خطا اینجاست

اسی پر بس نہیں موصوف کی کوشش یہ ہے کہ کسی طرح صحیح یا غلط ثبوت فراہم کیا جائے کہ حضرت عمرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کی تھی، چنانچہ پہلے آپ نے یہ غلط مفروضہ حضرت عمرؓ کے نام گھڑا کہ آپ مسلمانوں سے دس فیصد وصول کیا کرتے تھے، اس کے بعد فرماتے ہیں،

"حالاں کہ اس بارے میں فرمانِ نبوی یہ تھا، کہ مسلمانوں پر دس فیصد نہیں، بلکہ اہل ذمہ پر ہے"

(بحوالہ ایضاً)

لیکن حضرت عمرؓ نے اہل ذمہ سے تو پانچ فیصد لیا، اور دارالحرب کے مسلمانوں سے دس فیصد کے حساب سے زکوٰۃ لی"

یہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جو آپ نے نقل کیا کہ "مسلمانوں پر دس فیصد نہیں بلکہ یہ اہل ذمہ پر ہے" یہ (چشم بد دور) آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد "لیس علی المسلمین عشور، انما العشور علی اھل ذمۃ" کی مرمت فرمائی ہے، موصوف لفظِ عشور — جس کے معنی جذیہ کے ہیں — کا ترجمہ "دس فیصد" فرماتے ہیں"

حدیث کا صحیح مفہوم یہ ہے، کہ جذیہ اور ٹیکس مسلمانوں سے نہیں لیا جائے گا، بلکہ یہ صرف اہل ذمہ پر ہے" چنانچہ اسی معنی کی دوسری حدیث امام جصاص ؒ نے ان الفاظ سے نقل کی ہے، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"یا معشر العرب احمد واللہ اذ دفع عنکم العشور"

اے جماعت عرب خدا کا شکر و اس نے تم سے جذیہ دفع فرمادیا،

ان روایات کو نقل کرنے کے بعد امام جصاص فرماتے ہیں،

لیس المراد بذکر ھذہ العشور الزکوٰۃ، وانما ھو ما کان یاخذہ اھل الجاھلیۃ من المکس۔

ان روایات میں عشور کے لفظ سے مراد زکوٰۃ نہیں، بلکہ اس سے مراد وہ ٹیکس ہیں۔ جو اہل جاہلیت وصول کیا کرتے تھے،

ہمارے مقالہ نگار کی بلا جانے کہ عشور کیا ہوتا ہے، عربی لغات میں عشور کے کیا کیا معنی آتے ہیں، اور آئمۂ فن نے ان احادیث میں لفظ عشور کی کیا تفسیر فرمائی ہے، ان کا شوق اجتہاد اسی پر مصر ہے کہ عشور کا ترجمہ دس فیصد کیا جائے تاکہ لوگوں کو بتلایا جا سکے کہ حضرتِ عمرؓ نے فرمانِ نبویؐ کے علی الرغم "اہل ذمہ سے تو پانچ فیصد وصول کیا اور دارالحرب کے مسلمانوں سے دس فیصد زکوٰۃ وصول کی" اس لئے ثابت ہو گیا کہ زکوٰۃ کی مقدار قطعی نہیں" لاحول ولا قوۃ الا باللہ، نعوذ باللہ من الغباوۃ والغوایہ،

موصوف کو جلدی میں اتنے غور و فکر کی بھی مہلت نہ مل سکی، کہ "دس فیصد" لفظِ عشر کا ترجمہ تو ہو سکتا ہے، لیکن عشور کا لفظ تو جمع ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے "دس فیصد" کا مفہوم ادا کرنے کے لئے عشر ہی کا لفظ کیوں نہ استعمال فرمایا، عشر کی جگہ عشور کا لفظ آپؐ نے جو استعمال فرمایا، اس میں کوئی تو غرض ہو گی،

بہر حال اس تفصیل سے معلوم ہو گیا ہو گا، کہ موصوف کے افتراء کی تمام عمارت عربی، اور عشور کے دو لفظوں کے مفہوم سے ناآشنائی پر کھڑی ہے۔ جہالت کے باوصف ہمہ دانی کا اظہار جب کیا جائے تو اس کا انجام اس کے سوا اور ہو بھی کیا سکتا ہے۔

اس کے بعد موصوف نے مواشی کی زکوٰۃ پیداوار کے عشر (۱۰ یا ۲۰ فیصد) کان یا دفینہ کے خمس (۵ فیصد) کا ذکر کرتے ہوئے حساب لگانا شروع کر دیا کہ دیکھو یہ چیزیں ۲½ فیصد نہیں بنتیں اس لئے ۲½ فیصدی زکوٰۃ کا تصور ہی غلط ہوا، مجھے حیرت ہے کہ یہ حضرات ایسی کچی باتیں لکھتے ہوئے نہیں شرماتے جن کے نقل کرنے سے بھی شرم آتی ہے" آخر کس عقلمند نے یہ دعوی کیا تھا کہ اسلام میں ہر مال کی زکوٰۃ ۲½ فیصد ہے، جسے رد کرنے کے لئے آپ نے حساب دانی کے کمالات کا مظاہرہ فرمایا، دعوی یہ ہے کہ جس چیز کی جو شرح زکوٰۃ ہماری حدیث وفقہ کے ذخیرہ میں موجود ہے کیا اسلام کی چودہ صدیوں میں اس میں کبھی رد و بدل کیا گیا — کیا اسلام کے قطعی اور اجماعی مسائل کو اسی قسم کے لایعنی مشاغبوں (گپ، شپ) سے چیلنج کیا جاتا ہے؟

اس کے بعد موصوف نے گھوڑوں کی زکوٰۃ کو پھر سے چھیڑا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ معاف کر دی تھی اور حضرت عمرؓ نے صحابہؓ کے مشورے سے لگا دی غنیمت ہے کہ انہوں نے یہاں ڈاکٹر فضل الرحمان صاحب والا فلسفہ نہیں بگھارا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں گھوڑوں کی کمی تھی اور حضرت عمرؓ کے زمانہ میں ان کی فراوانی ہو گئی، البتہ موصوف کو واقعہ کے صحیح موقف تک رسائی نہیں ہو سکی در اصل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد اور حضرت عمرؓ کے عمل میں "قطعاً" تعارض نہیں، اس لئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو معافی عطا فرمائی بشرطِ صحت فہم خود اسی سے یہ نکلتا ہے کہ اصل عزیمت تو یہی تھی کہ دوسرے مواشی کی طرح گھوڑوں پر بھی زکوٰۃ فرض کی جاتی لیکن شریعت نے گہرے مصالح کے پیش نظر وجوب معاف کر دیا گیا، ادھر حضرت عمرؓ کے واقعہ کی تفصیلات کو سامنے رکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے گھوڑوں پر قطعی حیثیت میں زکوٰۃ عائد نہیں فرمائی، بلکہ جب اصحاب مال کی طرف سے صدقہ قبول کرنے کا پیہم تقاضا ہوتا رہا، تو بار بار کے رد و جواب کے بعد آپ نے حضرتِ ابو عبیدہؓ کو لکھا کہ ان سے صدقہ وصول کر کے انہی کے فقراء پر تقسیم کر دیا جائے، اس سلسلہ میں صحابہ کرامؓ کے ساتھ مشورہ بھی ہوا، اور حضرت علیؓ نے صحیح پوزیشن کی وضاحت فرماتے ہوئے فرمایا کہ کوئی مضائقہ نہیں بشرطیکہ جزیہ کی سی حتمی صورت اختیار نہ کرتے پائے جس کا حاصل یہی ہوا کہ عزیمت اور رخصت کے فرق کو ملحوظ رکھتے ہوئے ان سے صدقہ قبول کیا گیا، شاید یہی وجہ ہے، کہ مذاہب اربعہ حضرت عمرؓ کے عمل کے سامنے ہونے کے باوجود عدم وجوب ہی کے قائل رہے، البتہ امام ابو حنیفہؒ وجوب کی طرف مائل ہیں، عجب نہیں کہ وہ بھی وجوبِ عزیمت و احتیاط کے ہی قائل ہوں، واللہ اعلم اس اجمالی تقریر سے معلوم ہوا کہ حضرتِ عمرؓ کا یہ عمل جسے بار بار پیش کیا جاتا ہے نہ اسے مقدارِ زکوٰۃ کے رد و بدل سے کوئی مس ہے،

(باقی صہ ۱۲ پر)

نورانی مجلسیں

قسط نمبر ۴

مرتبہ محمد عثمان غنی

حضرت مولانا قاضی عبداللطیف صاحب خطیب جامع مسجد گنبد والی جہلم کے ارشادات

"میں بے ادبی سمجھتا ہوں کہ اکابر حضرات کے بیانات کے بعد کچھ عرض کروں۔ لیکن اس سعادت اور اس کارِ خیر میں حصہ لینے کے لیے چند باتیں نہایت ہی مختصر طور پر عرض کئے دیتا ہوں ــــــ میں خوشی محسوس کر رہا ہوں کہ ایک بہت بڑے دار العلوم کے اندر مجھے حاضر ہونے کا موقع نصیب ہوا۔ کہ یہ وہ دار العلوم ہے جس میں حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ جیسی شخصیتیں تشریف لائیں۔ اور حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ جیسے بزرگ قطبِ زمان تشریف لائے۔ اور اس دار العلوم سے نہ صرف یہ کہ سرحد بلکہ مغربی پاکستان کے طلبہ اور بیرونِ ملک کے طلبہ فیض یاب ہو کر اللہ تعالیٰ کے دین کا سرچشمہ بن رہے ہیں۔ اور جگہ جگہ اللہ کے دین کو پھیلا رہے ہیں۔ میرے دوستو اور میرے بزرگ بھائیو! جس طرح یہ دور اسلام کے لیے نازک ہے۔ اور طرح طرح کے فتنے جدید ہتھیارات سے مسلح ہو کر اسلام پر یورش کر رہے ہیں۔ اور ہر طرف سے اسلام پر حملے ہیں۔ آج اس کو دین کا ہر درد اور احساس رکھنے والا، چھوٹا۔ بڑا انسان اس فتنے کو محسوس کرتا ہے۔ اور بالخصوص آپ پر یہ ذمہ داری عاید ہوتی ہے۔ آپ نے اس دین و علم سے فراغت حاصل کرنے کے بعد قوم کی رہنمائی کرنی ہے۔ اور وہ رہنمائی اسی طریق پر کرنی ہے۔ جس طریق پر ہمارے اکابر نے ملک اور قوم کی خدمت کی ہے۔ اور ان کی رہنمائی فرمائی ہے۔ علمائے دیوبند کا یہ امتیازی مرتبہ رہا ہے کہ انہوں نے مذہب اور سیاست میں اکٹھا حصہ لیا۔ اور جہاں قوم کی مذہبی طور پر رہنمائی کی ہے وہاں سیاسی طور پر بھی قوم کی رہنمائی کی۔ بے شک وہ زمانہ کہ جب یہاں انگریز تھا۔ اس زمانے اور اس دور میں بہت بڑا فرق ہو گیا ہے۔ کہ انگریز کے ساتھ ہماری ٹکر دوسرے طریق پہ تھی۔ وہ دشمن تھا اس کو ہم یہاں سے نکالنا چاہتے تھے۔ موجودہ حکومت اپنی ہے، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑھنے والوں کی حکومت ہے۔ اور ان کے ساتھ ہمارا ایک تعلق اور ہمارا ایک حق ہے کہ ہم ان کی اصلاح کریں۔ علماء موجودہ حکومت کی اصلاح کرنا چاہتے ہیں۔ علماء کا منشاء یہ نہیں ہے کہ ہم حکمران بنیں۔ علماء کا منشاء ہے کہ دین کی حکومت آ جائے، قرآن مجید کا قانون نافذ ہو جائے اور یہ موجودہ عائلی قوانین، خاندانی منصوبہ بندی۔ اس قسم کے قانون جو ہیں، جو خلاف شریعت بن رہے ہیں۔ ان قانونوں کو منسوخ کیا جائے اس کے لئے علماء نے اسمبلیوں میں بھی کوشش کی محضر نامے بھیجے، وفود ملے، سب کچھ ہوا تو اس طریقہ سے دین کے تمام تقاضے آپ لوگوں نے پورے کرنے ہیں۔ یہ دین کا علم جسے حاصل کرنے کے لئے آپ شب و روز کوشاں ہیں۔ یہ بہت بڑی نعمت ہے۔ اور آپ لوگوں کو جو مرتبہ اللہ تعالیٰ نے عنایت فرمایا ہے۔ دینی طالب علم ہونے کا یہ مرتبہ دنیا ساری کے اندر ایک مخصوص مرتبہ ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وراثت کے آپ وارث بن گئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اَلْعُلَمَاءُ وَرَثَۃُ الْاَنْبِیَاءِ او کما قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تو یہ خوش نصیبی ہے ان انسانوں کی کہ جن انسانوں کو اللہ تعالیٰ اس کام کے لئے۔ اس خدمت کے لئے منتخب فرمائے۔ دنیا تو سرمایہ اکٹھا کرتی ہے اور آپ لوگوں نے جس کام کو اپنے ذمہ لیا ہے وہ ہے دین کی خدمت اور اس وراثت کو سنبھالا"

نوشہرہ صدر میں ورود مسعود

اکوڑہ خٹک سے ظہر کی نماز کے بعد حضرتِ اقدس مولانا عبید اللہ صاحب انور مدظلہ العالی نوشہرہ صدر تشریف لے گئے۔ یہاں حضرت قبلہ کی مصروفیات بہت زیادہ تھیں۔ نوشہرہ وہ مقام ہے جہاں حضرت مولانا احمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے بہت سارے عشاق بستے ہیں۔ حضرت اقدس رحمۃ اللہ علیہ ۵ دسمبر ۱۹۶۰ء کو جب مختصر دورہ پہ نوشہرہ تشریف لائے تو مکتبہ تعلیم الاسلام کا افتتاح فرماتے ہوئے مندرجہ ذیل تحریر عنایت فرمائی:-

"اللہ تعالیٰ اس مکتبہ اسلامیہ کو دائم اور قائم رکھے آمین یا الٰہ العالمین اور اللہ تعالیٰ ہمیشہ اس کے منتظمین کو اخلاص سے دین کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے والسلام۔ احمد علی عفی عنہ ۱۵ جمادی الثانی ۱۳۸۰ھ۔"

حضرتؒ کے تمام متوسلین خدمتِ دین کے جذبے سے سرشار ہیں اور خالصتاً اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے وہ لوگ دینی مجالس کا انعقاد کرتے ہیں۔ نوشہرہ میں مجلسِ ذکر باقاعدگی سے ہوتی ہے اور تکیہ مسجد میں صدیقی صاحب باقاعدہ درسِ قرآن بھی دیتے ہیں۔ ان کے والدین نے ان کو دینی خدمات کے لئے وقف کر رکھا ہے۔ ان کے شوق کو دیکھ کر بہت سارے لوگ سلسلہ قادریہ راشدیہ میں حضرتِ اقدس کے دستِ حق پرست پر بیعت ہو چکے ہیں اور باقاعدہ روحانی منازل طے کر رہے ہیں۔

انجمن کی پہلی سہ روزہ کانفرنس منعقدہ ۶-۷-۸ مئی ۱۹۶۶ء میں ملک کے ممتاز علمائے دین نے شرکت فرما کر حاضرین کو مختلف موضوعات پر اپنے ارشادات سے نوازا۔ جلسہ کی ابتداء نمازِ جمعہ سے ہوئی۔ خطبہ جمعہ مخدوم مکرم حافظ الحدیث والقرآن حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی صاحب مدظلہٗ نے دیا اور نماز جمعہ کے بعد مختصر سا درسِ قرآن بھی انہوں نے ہی دیا جس میں سورہ المائدہ کی شروع کی آیات پڑھی گئیں۔

اِس کانفرنس میں حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی مدظلہٗ، حضرت مولانا عبید اللہ صاحب انور مدظلہٗ، حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی صاحب، حضرت مولانا محمد علی جالندھری، حضرت مولانا لال حسین اختر، حضرت مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی، حضرت مولانا عبدالحق مدظلہٗ، اور محترمی ڈاکٹر مناظر حسین صاحب نظر ایڈیٹر خدام الدین نے شرکت فرمائی۔ ان تمام حضرات کی تقاریر کے مضامین لکھنے کے لئے تو کتابیں درکار ہیں۔ اس مختصر سے مقالہ میں چند جھلکیاں پیش خدمت ہیں۔

حضرت درخواستی مدظلہ کے خطبہ جمعہ و درسِ قرآن کے چند اقتباسات

......."یہ نوشہرہ چھاؤنی کا مقام ہے چھاؤنی ہوئی ہے ملک کی حفاظت کے لئے، جان کی حفاظت کے لئے۔ میرے نزدیک یہ مسجدیں اور دینی مدرسے ایمان کی حفاظت کے لئے چھاؤنیاں ہیں"......

......."تم خود نہیں آئے۔ مہربان نے مہربانی کی ہے۔ تمہیں اپنے دربار میں بلا کے بٹھلا دیا۔ آواز آرہی ہے "پریشان کیوں ہوتے ہو؟ رحمت کے دریا موج میں ہیں۔ آنے کی دیر ہے، منظوری میں دیر نہیں۔ معافی مانگنے کی دیر ہے، معافی دینے میں دیر نہیں۔ دامن پھیلانے کی دیر ہے، دامن بھر دینے میں دیر نہیں۔ سر جھکانے میں دیر ہے، رحمت کے دربار میں غوطہ دے کے بخش دینے میں دیر نہیں"......

... جس آنکھ نے قرآن کو دیکھ لیا وہ آنکھ بھی شان والی، جس کان نے قرآن سنا وہ کان بھی شان والا، جس ہاتھ نے قرآن اٹھایا وہ ہاتھ بھی شان والا، جس سینے میں قرآن آگیا وہ سینہ بھی شان والا، جس بچے نے قرآن پڑھا وہ بچہ بھی شان والا اس کے ماں باپ بھی شان والے"......

......."اسلام کی شان مجھ سے پوچھتے ہیں۔ یہ دیکھو ایک شخص ہے۔ اس کو کسی نے مجبور نہیں کیا، اسلام قبول کر رہا ہے۔ یہ خدا کی شان ہے۔ کسی کو آنے نہیں دیتا اور کسی کو بلا کے جانے نہیں دیتا۔ کسی کو نام لینے نہیں دیتا، کسی کو خاموش رہنے نہیں دیتا۔ کسی کو سر جھکانے نہیں دیتا، کسی کو سر اٹھانے نہیں دیتا"......

......"دین پور شریف میں ایک مست فقیر شیر محمد ساری رات کہتا تھا "اللہ ہو" کے بڑے مزے جو چاہے چکھ لے۔ حضرت دین پوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے "واہ فقیر سونا ہی نہیں"۔ پھر فرماتے "فقیر شیر محمد کا کمال نہیں یہ اس کی مہربانی ہے کہ اس کو سونے نہیں دیتا"

حضرت مولانا عبدالحق اکوڑہ خٹک کی تقریر سے چند اقتباسات

......."یہ اجلاس انجمن خدام الدین نوشہرہ کا پہلا سالانہ اجلاس ہے۔ یہ انجمن اس انجمن کی ایک شاخ ہے جس کا مرکز لاہور میں ہے۔ "خدام الدین" کے نام سے جو تبلیغی رسالہ نکلتا ہے آپ حضرات اس سے واقف ہوں گے۔ خدام الدین کے بانی حضرت شیخ التفسیر قطب العالم مولانا احمد علی صاحب لاہوری رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ ان کا وہ اخلاص ہے کہ آج الحمد للہ ہمارے اس ملک میں ہزاروں درسِ قرآن مجید جاری ہیں"......."شیخ الہند" نے متحدہ ہندوستان میں بہت قربانیاں دیں۔ جب ملک میں بغاوت شروع ہوئی تو انگریزوں نے ایک وفد بھیجا کہ جا کر معلوم کرو کہ ہندوستان میں یہ بغاوت کون پھیلا رہے ہیں۔ اس وفد نے جو رپورٹ پیش کی اس میں لکھا کہ ہندوستان میں ایک مولوی صاحب ہیں جن کا نام ہے محمود حسن اور ان کے چند شاگرد بھی ہیں جن میں سے ایک کا نام ہے حسین احمد۔ ان کی برطانیہ سے عداوت کا یہ حال ہے کہ اگر ہم ان کو چولھے میں ڈال کر جلا دیں تب بھی ان کی ہڈیوں کی راکھ سے آواز نکلے گی۔ "برطانیہ برباد"......

......."ہم کتابوں میں پڑھتے رہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک خادم امام بخاری جنہوں نے ہزاروں حدیثیں جمع کیں، لاکھوں حدیثیں یاد کیں۔ جب ان کا خارتنگ میں انتقال ہوا تو ان کے مزار سے مشک و عنبر کی خوشبو آتی رہی۔ لوگ جب زیارت کے لئے جاتے تو وہاں سے مٹی اٹھاتے تھے۔ خدام مٹی ڈال ڈال کر تنگ آگئے اور آخر دعا کر کے وہ خوشبو بند کرا دی۔ اسی طرح حضرت لاہوری کے مزار سے خوشبو نکلی۔ ہم نے خود اس کا مشاہدہ کیا۔ حضرت کے وصال کے پندرہ سولہ دن کے بعد خوش نصیبی سے جانے کا اتفاق ہوا اور مٹی سونگھی تو حقیقۃً بہت خوشبو آئی بعد میں پتہ چلا کہ لیبارٹری والوں نے بھی تحقیق کی اور اس نتیجہ پر پہنچے کہ یہ کوئی دنیوی خوشبو نہیں ہے بلکہ عالمِ بالا کی ہے۔ یہ ہے قرآن کی برکت"......

......."ہمارے لئے بڑی خوشی کا مقام ہے کہ آج حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ اور جانشین بھی تشریف لائے ہوئے ہیں۔ اللہ ان کی عمر میں برکت عطا فرمائیں۔ واقعی خلیفہ ہیں۔ واقعی خلف الرشید ہیں۔ ان کے علمی کمالات روحانی کمالات اور تصوف کے کمالات اپنے عالی مقام والدِ محترم قدس سرہٗ العزیز کے نقشِ قدم پر چلنے میں ہیں۔ اَلْوَلَدُ سِرٌّ لِاَبِیْہِ (بیٹا اپنے باپ کا بھید ہوتا ہے)"

بقیہ:- اسلام کے اجتماعی مسائل

نہ حضرت عمرؓ کا یہ عمل سنت نبوی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے خلاف ہے اس لئے کہ جس حیثیت کی نفی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی اس حیثیت سے حضرت عمرؓ نے صدقہ وصول نہیں کیا، اور جس حیثیت سے وصول فرمایا اس کی نفی کی کوئی دلیل نہیں،

کتاب الزکوٰۃ سے آگے بڑھ کر موصوف نے کتاب الجہاد سے جزیہ کا حوالہ بھی دے ڈالا، لیکن کافی غور و فکر کے بعد میں نہیں سمجھ سکا کہ اس سے موصوف کے مؤقف کی تائید کیسے نکل آئی، کیا ہمارے یہ کرم فرما زکوٰۃ کو بھی جزیہ بنا کر ہی دم لیں گے؟

ع قیاس کن زگلستانِ من بہار مرا

محترم رفیع اللہ صاحب کے دلائل کا تجزیہ اہل علم کے سامنے ہے، آخر میں ان حضرات سے گذارش ہے، کہ آپ پوری اسلامی تاریخ میں ایک بھی صحیح واقعہ کا حوالہ نہیں دے سکیں گے، کہ کسی بھی فقیہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان فرمودہ مقادیر زکوٰۃ کو قابل ردّ و بدل سمجھا ہو، اس لئے خدارا امت محمدیہ کے حال پر رحم کرو، امت کے اجماعی مسائل کو بحث و جدال کا موضوع نہ بناؤ، اس طرح کے طرز عمل سے "اکبر کا دین الٰہی" ایجاد نہ کرو، اسلام کے مسلمہ قواعد و اصول اور فروع و مسائل آپ کی ان محنتوں سے نہ بدل سکیں گے، البتہ یہ خطرہ ضرور ہے کہ اسلام کا محافظ (اللہ تعالیٰ) خود تمہارے بدل دینے کا فیصلہ نہ فرما لے، اسلام میں ردّ و بدل کی کوشش کرنے والے یہاں بیسیوں آئے، لیکن اسلام باقی ہے اور اسے قیامت تک باقی رہنا ہے، وہ اسلامی احکام کیا بدلتے بے چارے خود بدلے گئے، ایسے بدلے گئے کہ آج رسوائی کے علاوہ ان کا کوئی نشان باقی نہیں،

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین

اسلام کا ایک اہم رکن

نماز

نادم جالندھری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۵

کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑھنے کے بعد انسان مسلمان ہوتا ہے تو وہ اس بات کا اقرار کرتا ہے کہ اس کا خالق و مالک اور معبود صرف ایک اللہ ہے (جسے اس نے نہ تو دیکھا ہے اور نہ ہی اس کے ساتھ کبھی ہمکلام ہوا ہے) محمد کریم صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کے بھیجے ہوئے رسول ہیں جو اس کا پیغام بندوں تک پہنچاتے ہیں۔ اس اقرار کے بعد انسان پر بہت سی ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ ان ذمہ داریوں کا پورا کرنا ایک مسلمان پر اتنا ہی ضروری ہے جتنا کہ انسانی زندگی کے لئے کھانا پینا، بلکہ اس سے بھی کہیں زیادہ کیونکہ کھانا پینا تو صرف جسم انسانی کی غذا ہے اور وہ خاص ذمہ داریاں جو ایک مسلمان پر بحیثیت صرف ایک مسلمان ہونے کے لازم آتی ہے، روح انسانی کی غذا ہیں۔ اور یہ ظاہر ہے کہ جسم کی نسبت روح زیادہ اہم ہے۔ تو اس کی غذا بھی اہم ہوئی۔ اسلامی عبادات میں ایک اہم عبادت نماز ہے۔ سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، نماز اسلام کی بنیادی اینٹ یا دین کا اہم ستون ہے۔ آپ نے نماز کو مومنین کے لئے معراج قرار دیا ہے۔

نماز کیا ہے؟

نماز رب العالمین کے حضور میں ایک حاضری ہے۔ دن رات میں ایک مسلمان اپنے آقا کے دربار میں پانچ مرتبہ حاضر ہوتا ہے اور پاک و صاف ہو کر، پاک جسم پر پاک کپڑے پہن کر، پاک ہی جگہ پر اللہ کے خاص گھر (خانہ کعبہ) کی طرف منہ کر کے کھڑا ہوتا ہے گویا اس بات کا اقرار کرتا ہے کہ اے اللہ! میں تیرے خلیل ابراہیمؑ کی ملت میں ہوں جس نے تیرے گھر کی بنیادیں اٹھائیں اور تیرے محبوب پیغمبر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر ہوں جس نے تیرے گھر کو از سر نو آباد کیا۔ پھر اپنے کانوں تک ہاتھ اٹھا کر اپنے پروردگار کی بلندی اور برتری بیان کرتے ہوئے ناف کے نیچے بڑے ادب کے ساتھ ہاتھ باندھ کر کھڑا ہوتا ہے اسکی تعریف و توصیف کرتا ہے۔ خود کو اس کی پناہ میں دیتا ہے۔ پھر بسم اللہ پڑھ کر بڑے ادب سے ایک عرضی اس کے حضور میں پیش کرتا ہے۔ القاب و آداب بیان کرنے کے بعد پروردگار سے اپنا تعلق بیان کرتا ہے کہ اے میرے معبود! میں عبادت کرتا ہوں تو صرف تیری۔ اگر جھکتا ہوں تو صرف تیرے سامنے اور اگر کچھ مدد مانگتا ہوں تو وہ بھی تجھ ہی سے۔ کسی معاملہ میں بھی کسی کو تیرے برابر نہیں کرتا۔ اے میرے پروردگار! مجھے ہدایت کا راستہ دکھا جیسے وہ راستہ جو بالکل سیدھا ہو جس پر چلنے کے بعد تیرے بندے تیرے انعام کے مستحق ہوتے ہیں۔ اور جو سیدھے راستے پر نہیں ہیں ان پر تیرا غضب ہوتا ہے۔

اس مختصر مگر جامع دعا کے بعد کتاب ہدایت (قرآن) کی دو چار آیات پڑھتا ہے اور اس بات کا اقرار کرتا ہے کہ کتاب ہدایت میں جو آپ نے میرے لئے قانون تجویز کیا ہے اس پر عمل کروں گا۔ اور اپنی زندگی کو اس کے مطابق بناؤں گا۔ پھر پروردگار کی بڑائی بیان کرتے ہوئے قبلہ کی جانب جھک جاتا ہے اور اتنا جھکتا ہے کہ سر اور سرین ایک برابر ہو جائیں۔ اپنے ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھ کر نہایت عاجزی کے ساتھ پروردگار عالم کی بلندی و برتری بیان کرتا ہے بعد ازاں پروردگار کی تعریف کرتے ہوئے سیدھا کھڑا ہو جاتا ہے اور کھڑے کھڑے خدائے واحد کی حمد کرتا ہے پھر اس کے سامنے سجدے میں گر پڑتا ہے اور اپنے جسم کا سب سے محترم حصہ پیشانی اور ناک زمین پر رگڑتے ہوئے اپنی عاجزی اور انکساری کا اظہار کرتا ہے ایک مرتبہ پھر اٹھ کر گرتا ہے۔ خدائے واحد کی بڑائی اور اپنی عاجزی بیان کرتا ہے۔ اس عمل کو اسلام میں نماز کی ایک رکعت کہتے ہیں۔ مذکورہ عمل ایک حاضری میں دوبارہ دوبارہ دہرایا جاتا ہے تاکہ مقصد نماز یعنی اپنی عاجزی اور خالق کائنات کی برتری دل میں گھر کر جائے۔

اوقات:۔ یہ حاضری ہر مسلمان پر دن رات میں پانچ مرتبہ فرض ہے۔ اوّل جب نیا دن آتا ہے تو سورج کے طلوع سے کچھ پہلے مسجد میں مذکورہ بالا حاضری دی جاتی ہے، اس حاضری کو "صلوٰۃ الفجر" (فجر کی نماز) کہتے ہیں بعد ازاں سورج ڈھلنے کے بعد ایک حاضری ہوتی ہے اس کا نام "صلوٰۃ الظہر" (نماز ظہر) ہے۔ پھر سورج چھپنے سے ڈیڑھ دو گھنٹہ پہلے بھی ایک حاضری ہوتی ہے جو "صلوٰۃ العصر" (نماز عصر) کہلاتی ہے۔ اسکے بعد سورج چھپتے ہی ایک حاضری ہوتی ہے جسے "صلوٰۃ المغرب" کہا جاتا ہے۔ پھر آخری مرتبہ رات کے پوری طرح آ جانے پر مسلمان حاضری دے کر سو جاتا ہے اس حاضری کو "صلوٰۃ العشاء" کہتے ہیں۔ دن رات کے مختلف اوقات میں ہر مسلمان پر یہ حاضری پانچ مرتبہ فرض ہے قرآن کریم میں نماز کا حکم کم و بیش سات سو دفعہ کیا گیا ہے۔ کہیں نماز پڑھنے کی تاکید اور کہیں بے نمازیوں کے لئے وعید ہے۔ علاوہ ازیں احادیث طیبات میں بھی سرور کائنات نے اس کی بہت تاکید فرمائی ہے۔ آخر میں چند آیات قرآنی اور احادیث طیبات نقل کرتے ہیں۔

نماز قرآن کی روشنی میں

۱:۔ اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَلَا تَکُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ۔ نماز قائم کرو۔ اور مشرکوں میں سے مت ہو جاؤ۔

۲:۔ وَاْمُرْ اَھْلَکَ بِالصَّلٰوۃِ وَاصْطَبِرْ عَلَیْھَا۔ اپنے متعلقین کو نماز کا حکم کیجئے اور خود بھی اس پر پابند رہیے!

۳:۔ وَاسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ! صبر اور نماز سے مدد حاصل کرو!

۴:۔ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ طَرَفَیِ النَّھَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّیْلِ۔ دن کی دونوں طرفوں میں (صبح و شام) نماز قائم کرو اور رات کے کچھ حصہ میں!

۵:۔ مَا سَلَکَکُمْ فِیْ سَقَرَ قَالُوْا لَمْ نَکُ مِنَ الْمُصَلِّیْنَ۔ (جنتی دوزخیوں سے پوچھیں گے) تم دوزخ میں کیوں گئے (دوزخی) کہیں گے، ہم نماز نہیں پڑھتے تھے۔!

۶:- اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ۔
بیشک نماز بری باتوں اور بیحیائی سے روکتی ہے!

۷:- فی بیوت اذن اللہ ان ترفع و یذکر فیھا اسمہ یسبح لہ فیھا بالغدو والاصال، رجال لا تلھیھم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ، واقام الصلوٰۃ وایتاء الزکوٰۃ! اللہ کے نیک بندے مسجدوں میں جاکر عبادت کرتے ہیں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ ان کا ادب کیا جائے اور ان میں اللہ کا نام لیا جائے ان میں ایسے لوگ صبح و شام اللہ کی پاکی بیان کرتے ہیں جن کو اللہ کی یاد، نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے سے خرید غفلت میں ڈالنے پاتی ہے نہ فروخت!

نماز احادیث کی روشنی میں

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

۱:- الملائکۃ تصلی علی احدکم ما دام فی مصلاہ الذی صلی فیہ مالم یحدث تقول: اللھم اغفر، اللھم ارحمہ! جب تک تم میں سے کوئی شخص جائے نماز پر بیٹھا رہتا ہے (اس وقت تک) فرشتے اس پر درود بھیجتے ہیں۔ جب تک کہ وہ وضو نہیں توڑتا، کہتے ہیں اے اللہ اس کو بخش دے۔ اے اللہ اس پر رحم کر۔!

۲:- صلوٰۃ الجماعۃ افضل من صلوٰۃ الفذ بسبع وعشرین درجۃ۔! اکیلے نماز پڑھنے سے جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا ستائیس درجہ بہتر ہے!

۳:- الصلوٰۃ عماد الدین من اقامھا فقد اقام الدین ومن ترکھا فقد ھدم الدین! نماز دین کا ستون ہے جس نے اسے قائم کیا اس نے دین کو مضبوط کیا جس نے اسے چھوڑ دیا اس نے دین کو گرا دیا!

۴:- من ترک الصلوٰۃ متعمداً فقد کفر! جس نے جان بوجھ کر نماز چھوڑ دی اس نے کافروں والا کام کیا!

۵:- أرأیتم لو ان نھرا بباب احدکم یغتسل فیہ کل یوم خمس مرات ھل یبقی من درنہ شیئ قالوا لا یبقی من درنہ شیئ قال فکذلک مثل الصلوٰۃ الخمس یمحوا اللہ بھن الخطایا۔ (آپؐ نے فرمایا) لوگو! بتاؤ اگر کسی شخص کے دروازے کے سامنے ایک نہر جاری ہو جس میں وہ روزانہ پانچ دفعہ غسل کرے کیا اس کے بدن پر کچھ باقی رہے گا؟ عرض کیا، کچھ نہیں، آپ نے فرمایا، یہی حال پانچ نمازوں کا ہے۔ اللہ ان کی وجہ سے گناہ زائل کر دیتے ہیں۔!

چند احادیث کا صرف ترجمہ ملاحظہ فرمایئے
آپ نے فرمایا:- (۱) میری امت پر سب سے پہلے نماز فرض کی گئی اور قیامت کے دن سب سے پہلے نماز ہی کا حساب ہوگا (۲) آدمی اور شرک کے درمیان فرق کرنے والی صرف نماز ہے۔ (۳) اسلام کی علامت نماز ہے جو شخص دل کو فارغ کرکے اور اوقات و مستحبات کی رعایت رکھ کر نماز پڑھے وہ مومن ہے۔ (۴) حق تعالیٰ کے نزدیک ایمان اور نماز کے علاوہ کوئی چیز افضل نہیں (۵) نماز شیطان کا منہ کالا کرتی ہے (۶) نماز مومن کا نور ہے (۷) نماز افضل جہاد ہے (۸) جب کوئی آفت آسمان سے اترتی ہے تو مسجد کے آباد کرنیوالوں سے ہٹ جاتی ہے (۹) جب نمازی آدمی نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں (۱۰) نمازی شہنشاہ کا دروازہ کھٹکھٹاتا ہے اور یہ قاعدہ ہے کہ جو دروازہ کھٹکھٹاتا ہی رہے تو دروازہ ضرور کھلتا ہے (۱۱) صبح کو جو شخص نماز کو جاتا ہے اس کے ہاتھ میں ایمان کا جھنڈا ہوتا ہے اور جو شخص بازار کو جاتا ہے اس کے ہاتھ میں شیطان کا جھنڈا ہوتا ہے (۱۲) حق تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اے اولادِ آدم! تو دن کی چار رکعتوں سے عاجز نہ بن- میں تمام دن تیرے کاموں کی کفایت کروں گا۔

تعارف و تبصرہ

حافظ نور محمد انور

نام کتاب - اطیب الکلام ملخص احسن الکلام
تصنیف - محمد عبد المتین زاہد
ضخامت ۹۶ صفحات
سائز - ۲۰×۳۰/۱۶ کاغذ سفید کتابت طباعت اعلیٰ
قیمت - ایک روپیہ
ناشر - ادارہ نشر و اشاعت مدرسہ نصرۃ الاسلام گوجرانوالہ

اس کتاب میں قرآن کریم، صحیح احادیث ارشاد صحابہؓ کرام و تابعین اور آئمہ دین سے باحوالہ یہ ثابت کیا گیا ہے کہ مقتدی کو امام کی اقتدا میں سورۂ فاتحہ وغیرہ قرآن کریم کے کسی حصے کی قرأت کرنے کی اجازت نہیں ہے اور جو حضرات اس کے خلاف ہیں ان کے دلائل کا بھی جواب اس میں دیا گیا ہے۔ ہر مسئلہ پر پوری تحقیق سے روشنی ڈالی گئی ہے۔ نہایت مفید اور قابل مطالعہ کتاب ہے ہر مسلمان کو اس کا مطالعہ کرکے استفادہ حاصل کرنا چاہیئے۔

نام کتاب - آغوش رحمت، (مقبول دعاؤں کا مجموعہ)
تصنیف - حضرت مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی
ضخامت - ۲۴۸ صفحات، سائز ۲۰×۳۰/۱۶
کتابت طباعت آفسٹ کاغذ سفید
ہدیہ دو روپے پچاس پیسے علاوہ ڈاک خرچ
ملنے کا پتہ - محمود الحسن نور محمد تاجر کتب ۱۴ ابی شاہ عالم لاہور

حضرت مولانا قاضی زاہد الحسینی صاحب کی ذات گرامی کسی تعارف کی محتاج نہیں آپ بہت بڑے عالم دین ہیں اور با عمل عالم ہیں شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوریؒ کے خلیفۂ مجاز ہیں اور متعدد کتابوں کے مصنف بھی ہیں۔

آغوش رحمت میں وہ مقبول دعائیں درج ہیں، جنہیں پڑھ کر انسان کی ہر مشکل آسان ہو سکتی ہے۔ اس کتاب کو ہفتہ کے سات دنوں پر آسانی کے لئے تقسیم کر دیا گیا ہے روزانہ ایک منزل پڑھ لیا کرے۔ حضرت قاضی صاحب مدظلہ، کو اس بابرکت مجموعہ کی اجازت ۱۷ ذی الحجہ سنہ ۱۳۷۰ھ کو مکہ مکرمہ میں شیخ الدلائل سید محمد عبد المحسن رضوان نے عطاء فرمائی۔ اور پھر اوراد و ظائف کے پڑھنے اور اجازت دینے کی اجازت امام الاولیاء حضرت مولانا احمد علیؒ لاہوری قدس سرہ العزیز نے عطا فرمائی۔ صفحہ ۲ پر حضرت قاضی صاحب لکھتے ہیں۔

"ہماری دنیاوی پریشانی کی سب سے بڑی وجہ ہماری گناہ کی زندگی ہے ہم کو دنیا میں جو سزا ملتی ہے یہ ہمارے اعمال کا نتیجہ ہے اس لئے اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگنا دنیاوی زندگی کی آسودگی کے لئے بہتر ہے اور جب دنیا کے گناہوں سے بچ گیا قیامت پھر انشاء اللہ اچھی ہو جائے گی"

"آغوش رحمت" کے پڑھنے اور اس پر عمل کرنے سے بے شک انسان ہر مصیبت سے چھٹکارا حاصل کرکے اپنی عاقبت سنوار

سکتا ہے۔ مقبول دعاؤں کا یہ ایک بہترین مجموعہ ہے

حضرت قاضی صاحب نے افادہ عام کے لئے یہ مجموعہ شائع کر کے تمام مسلمانوں پر احسان عظیم فرمایا ہے اللہ تعالیٰ قاضی صاحب کو جزائے خیر عطا فرمائے

نام کتاب: تذکرہ جمعیۃ علمائے اسلام پاکستان
مرتب۔ مولانا حکیم مختار احمد الحسینی
ضخامت۔ ۲۵۶ صفحات سائز ۲۰×۳۰/۱۶
قیمت۔ دو روپے علاوہ ڈاک خرچ
ناشر۔ مکتبہ تعمیر حیات چوک رنگ محل لاہور۔

اس دور پر فتن میں جمعیۃ علمائے اسلام پاکستان دین حق کی صحیح معنوں میں جو خدمت کر رہی ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ عائلی قانون خاندانی منصوبہ بندی اور دیگر اس قسم کے دوسرے امور کے خلاف سب سے پہلے اگر کسی نے آواز اٹھائی تو وہ جمعیۃ ہی نے اٹھائی۔ غرض فلاحی، اصلاحی، تبلیغی، اور دینی کاموں میں جمعیۃ کی خدمت کو قوم کبھی فراموش نہیں کر سکتی۔

اس کتاب میں جمعیۃ کی تاریخ، تعارف، مقاصد و پالیسی، امتیازی حیثیت، لائحہ عمل، جمعیۃ علمائے اسلام کیا چاہتی ہے۔ دعوت فکر و عمل، مشرقی پاکستان میں جمعیۃ کی رفتار، متحدہ اسلامی محاذ اور جمعیۃ علمائے اسلام پر پوری تفصیل سے روشنی ڈالی گئی ہے۔

یہ کتاب گویا جمعیۃ کی پوری تاریخ ہے، ہر مسلمان کے لئے عموماً اور جمعیۃ کے ہر ممبر کے لئے خصوصاً اس کتاب کا مطالعہ ازحد مفید اور جماعتی معلومات میں اضافہ کا موجب ہوگا۔

نام کتاب۔ شاہ جیؒ
مرتب۔ اعجاز احمد خاں سنگھانوی
ضخامت۔ ۱۵۲ صفحات سائز ۲۰×۲۶/۱۶
کاغذ سفید۔ قیمت۔ ڈھائی روپے
ناشر۔ ادارہ اشاعت اسلام کے ۳۶ ایوب کورنگی کالونی کراچی ۳۱

اس کتاب میں حضرت شاہ جی امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے وہ مخصوص علمی، ادبی، تقریری، اور تفریحی نکات و حکایات درج ہیں جن کا مختلف مضامین سے انتخاب کیا گیا ہے۔

شاہ جیؒ کی خطابت کے بارے میں حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ، امام العصر حضرت علامہ انور شاہ کاشمیریؒ، شیخ الاسلام حضرت علامہ شبیر احمد عثمانیؒ شیخ الاسلام حضرت سید حسین احمد مدنیؒ، اور مجاہد ملت حضرت مولانا حفظ الرحمٰن سیوہارویؒ کے ارشادات بھی درج ہیں۔ نہایت عمدہ کتاب ہے، ہر مسلمان کے لئے اس کا مطالعہ مشعل راہ ثابت ہوگا۔

ارشاداتِ مجالسِ ذکر

از حضرت شیخ التفسیر مولانا احمد علی رحمۃ اللہ علیہ ——— مرتبہ: محمد مقبول عالم بی۔ اے۔ لاہور

"نہیں ملتے یہ گوہر بادشاہوں کے خزینوں میں"

۱۵ ستمبر ۱۹۴۹ء: جمعرات

دل کی اصلاح

دل کی دو حالتیں ہوتی ہیں، ایک محمود، دوسری مذموم۔ ایک رقتِ قلبی اور دوسرے قسوتِ قلبی۔ سارے وجود میں قلب ایک ایسا عضو ہے، جس کی اصلاح پر سارے وجود کی اصلاح اور جس کے فساد پر سارے وجود کے فساد کا مدار ہے۔ اس کی اصلاح کے لئے صوفیاء ذکر کراتے ہیں تاکہ دل ہر وقت متوجہ الی اللہ رہے۔ اکل و شرب حرام، مشتبہ اور غافلین کی صحبت سے دل سخت ہو جاتا ہے۔ اگر اللہ والوں سے تربیت کروائی جائے تو دل اس قدر رقیق ہو جاتا ہے کہ تین آیتیں پڑھی جائیں تو آنکھوں سے آنسو جاری ہو جائیں۔

۲۹ ستمبر ۱۹۴۹ء: جمعرات

• ایک تنبیہ • وحدت اور کثرت

ذکر اور دعا کے بعد میرا معمول ہے کہ ذرا خاموش بیٹھتا ہوں۔ اس میں ایک راز ہے جسے اس مجلس میں بیان نہیں کیا جا سکتا۔ خواص کو کبھی علیحدہ بتاؤں گا۔ تم نے اکثر میرا یہ عمل دیکھا، لیکن تم سمجھے نہیں ہو۔ میرے عمل کو بھی دیکھا کرو۔ میں نے پچھلی دفعہ دیکھا کہ دعا کے بعد فوراً صفیں میرے قریب بچھا دی گئیں اور لوگ میرے نزدیک آ گئے۔ اور خاموش بیٹھنے کا موقع نہ دیا۔ اب میں تمہیں کہتا ہوں کہ کچھ دیر ٹھہر جایا کرو اور اس عرصے میں لطیفۂ قلبی میں شاغل رہا کرو۔ ویسے اس خاموشی کا کچھ اور مقصد بھی ہے جسے اس عام مجلس میں بیان نہیں کر سکتا۔

کچھ دیر خاموشی کے بعد فرمایا۔ میں جب کہتا ہوں کہ فلاں فلاں اصحاب میرے قریب آ کر بیٹھیں تو اس میں کچھ مقصد ہوتا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد ہے۔ لِيَلِنِي أُولُو الأَحْلاَمِ مِنْكُمْ کہ تم میں سے جو زیادہ سمجھ والے ہیں وہ میرے قریب بیٹھا کریں۔ میرے دل میں کسی کی دنیوی عظمت کی عزت

نام کتاب۔ پندرہ روزہ درس قرآن
سائز ۲۰×۳۰/۸ صفحات ۲۱
سالانہ چندہ صرف پانچ روپے
پتہ۔ ادارہ اصلاح و تبلیغ آسٹریلین بلڈنگ لاہور

پندرہ روزہ درس قرآن ایک خالص دینی اور علمی پرچہ ہے۔ جس میں لفظی ترجمہ با محاورہ ترجمہ مشکل الفاظ کی تشریح اور آسان فہم تفسیر سبقاً سبقاً شروع سے ترتیب وار شائع ہو رہی ہے ہر شمارہ میں چودہ اسباق قرآن حکیم کے درسوں کے آخری دو اسباق حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر مشتمل ہوتے ہیں۔ ہر سبق ایک صفحہ پر مشتمل ہوتا ہے۔ اس وقت چھ منزلیں چھپ چکی ہیں ساتویں بھی عنقریب چھپ جائے گی پہلی منزل سوا پانچ پاروں کے درسوں پر مشتمل ہے۔ صفحات ۶۷۲ ہیں جلد سنہری ہے ہدیہ صرف دس روپے ہے۔

دوسری منزل سوا پانچ سے لے کر دس پاروں تک کے درسوں کا مجموعہ ہے صفحات ۶۶۴۔ ہدیہ دس روپے ہے۔ تیسری منزل سوا دس سے ۱۴ پاروں کے درسوں کا مجموعہ ہے صفحات ۵۱۲ ہیں ہدیہ نو روپے ہے۔ چوتھی منزل ۱۴ سے سوا اٹھارہ پاروں کے درسوں کا مجموعہ ہے صفحات ۵۵۲ ہدیہ نو روپے پانچویں منزل کا ہدیہ آٹھ روپے چھٹی منزل کا سات روپے پچاس پیسے ہے۔ تاجر حضرات کو ۲۵ فیصد رعایت دی جاتی ہے۔

ادارہ اصلاح و تبلیغ کا یہ سلسلہ خیر دین کی ایک بہت بڑی خدمت ہے اللہ تعالیٰ ادارہ کی اس مساعی کو قبول فرمائے۔ ہم ہر مسلمان سے پر زور سفارش کرتے ہیں کہ درس قرآن خود بھی خریدیں اور حلقۂ احباب کو بھی خریدنے کی ترغیب دیں۔

نہیں۔ ایک مزدور ذاکر میرے ہاں بادشاہ غافل سے زیادہ محبوب ہے۔ ذاکر مغفور و مرحوم ہے اور غافل مردود۔ ویسے تو یہ بھی ایک حال ہے کہ میں سب کو اپنے سے بہتر سمجھتا ہوں۔ سو اگر میں کہتا ہوں کہ چوہدری عبدالرحمٰن صاحب میرے قریب بیٹھیں تو اس لئے نہیں کہ وہ حکومت کے ایک سپرنٹنڈنٹ ہیں۔ نہیں۔ اس لئے کہ وہ میرے بعد درس دیتے ہیں، جمعہ پڑھاتے ہیں۔ وہ میرے الفاظ قریب سے سنیں اور میری حرکات قریب سے دیکھیں تاکہ وہ نقل کر سکیں۔ اسی طرح میں کہتا ہوں، کہ مولوی محمد مقبول عالم میرے قریب بیٹھے، تو اس لئے نہیں کہ وہ بی، اے ہے۔ بلکہ اس لئے کہ وہ بھی میرے بعد میری مسند پر بیٹھ کر درس دیتا ہے۔ یہ استعداد سب میں نہیں ہے کہ مجھ سے سنیں اور پھر نقل کر سکیں۔ اگرچہ میں جانتا ہوں کہ آپ سب مجھ سے سنتے ہیں اور اگرچہ درس نہیں دیتے۔ لیکن اپنی برادریوں میں جاکر سناتے ہیں۔ اور اگر وہ نہ مانیں تو اُن سے اَڑ بھی جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اور استقامت دے۔ صحابہ کرام سبھی مغفور و مرحوم تھے۔ لیکن پھر بھی مراتب اور درجات میں فرق تھا جو استعداد حضرت ابوبکر صدیق رضؓ میں تھی وہ کسی اور میں نہیں تھی۔ اسی طرح استعداد اور درجات کا فرق یہاں بھی ہے۔

اس کے بعد فرمایا اب صفیں قریب لے آؤ۔ اور چوہدری عبدالرحمٰن صاحب، مولوی محمد مقبول عالم صاحب، چوہدری محمد حیات صاحب اور قاری محمد ابراہیم صاحب میرے قریب اگلی صف میں آکر بیٹھیں (چنانچہ اسی ترتیب سے سب بیٹھ گئے اور باقی لوگ ان کے گرد حلقہ باندھ کر بیٹھ گئے)

پھر فرمایا۔ میں نے ایک دفعہ یہ مضمون بتایا تھا اور آج پھر اسی کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ ہم وحدت سے کثرت میں آئے ہیں۔ وہاں ایک اللہ جل شانہٗ سے تعلق تھا۔ یہاں بکثرت تعلقات ہیں۔ ماں باپ، دادا دادی، نانا نانی، تایا چچا، خالہ، پھوپھی وغیرہ۔ اور قلبی تعلق سب کے ساتھ ہے۔ حضرت نوح علیہ السلام آخری وقت میں بھی اپنے بیٹے کو کشتی میں آنے کے لئے کہتے ہیں۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صاحبزادہ ابراہیم کی وفات پر روتے ہیں تو یہ اُس قلبی تعلق کی بناء پر ہے۔ مگر دنیا میں رہنے کا طریقہ یہ ہے کہ بظاہر تعلق سب کے ساتھ ہو اور حقیقت میں کسی کے ساتھ بھی نہ ہو۔ فقط ایک اللہ کے ساتھ ہو۔ یعنی اللہ کی رضا مقصود ہو۔ بیوی بچوں، ماں باپ سب کی خدمت اس لئے کریں کہ اللہ راضی ہو جائے اور اس کی ناراضگی سے بچ جائیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ ہمارے لئے خدمت کر رہا ہے حالانکہ وہ اللہ کے لئے کر رہا ہے۔ مونس و غمخوار سب کے ہوں لیکن وحدت میں سرشار رہیں۔ جیسے کسی شاعر نے کہا ہے ؎

دِلا تو رسم تعلق ز مرغ آبی جو
اگرچہ غرق بدریا است خشک پر برخاست

اس کا طریقہ یہ ہے۔ جس کے لئے میں نے یہ بات دہرائی ہے کہ اپنے آپ کو اللہ والوں کی صحبت میں رکھو۔ قرآن حکیم کا ارشاد ہے۔ وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُم بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ (۱۸ : ۲۸) جو صبح و شام خدا کو یاد کرتے ہیں، درمیان میں بھی وہ غافل نہیں بیٹھتے۔ گنا جب کہ دونوں کناروں سے میٹھا ہے تو درمیان میں بھی میٹھا ہے۔ سو اُن کی صحبت غنیمت ہے خاقانی کہتا ہے ؎

پس از سی سال این نکتہ محقق شد بخاقانی
کہ یک دم با خدا بودن بہ از ملک سلیمانی

اگر یہ طریق اختیار کیا تو پھر کثرت میں رہ کر غافل نہیں ہوں گے بلکہ وحدت میں غرق رہیں گے۔

جلسۂ عام

مورخہ ۲۷ جولائی بدھ وار بعد نماز عشاء آبادی حاکم رائے گلی باغ والی گوجرانوالہ میں حضرت مولانا قاری عبدالحی صاحب عابد، حضرت مولانا ڈاکٹر منظر حسین صاحب نظر ایڈیٹر ہفت روزہ خدام الدین اور حضرت مولانا صاحبزادہ سید منظور احمد صاحب کھروڑی جلسۂ عام سے خطاب فرمائیں گے۔

مورخہ ۲۸ جولائی کو بھی گوجرانوالہ میں ایک عظیم الشان جلسہ ہوگا۔

عبدالوہاب۔ گوجرانوالہ

سُلطان مارکہ مصنوعات

آپ کے مستقبل کی ضامن ہیں ہمیشہ سے تجربہ کار کاریگران کی محنت سے مندرجہ ذیل اشیاء کی تیاری میں ملک و قوم کی ضرورت اور آسائش کو پورا کرنے کیلئے شب و روز مصروف ہیں۔

ایسٹرن الیکٹرک موٹرز ایسٹرن پمپنگ سیٹس
سلطان کاسٹ آئرن سینیٹری پائپ اینڈ فٹنگ
سلطان رائس ہلنگ مشین
کی صنعت میں خاص شہرت حاصل ہے

C. I. Rainwater Pipe with ears
C. I. Soil Pipe without ears
Shoes
Heads Heavy and Standard
Heavy Roadway Cover and Frame
Heavy Circular Ventilating Roadway Cover
Flushing Cistern
Sluice Valve

سلطان کاسٹ آئرن پائپ اینڈ فٹنگ

ٹیلیگرام: "SULTAN PIPE"
5059-66766

تیار کردہ: سُلطان فونڈری رجسٹرڈ بادامی باغ لاہور مغربی پاکستان

ARRCO

بقیہ - اداریہ

دیکھ لیجئے۔ روس اور چین ایک ہی نظریئے کے نقیب ہیں لیکن اپنے اختلافات کو بالائے طاق رکھ کر مغربی سامراج کے خلاف متحد نہیں ہو سکے۔ بلکہ چین نے تو یہاں تک الزام لگایا ہے کہ روس چینی سرحدوں پر اپنی فوجوں کا اجتماع کر کے چینی فوجوں کے ایک حصے کو الجھائے ہوتے ہے اور اس طرح گویا وہ امریکہ کی بالواسطہ امداد کر رہا ہے۔

اندازہ فرمایئے! بے خدا سیاست کے برگ و بار کہ ایک ہی نظریئے کے دو ملک ایک مقصد پر جسے وہ دونوں حق سمجھتے ہیں اکٹھے نہیں ہو سکے۔ اور امریکہ کو ان کے اختلافات کی بناء پر یہ جرأت اور ہمت ہو رہی ہے کہ وہ مظلوم ویت نامیوں کا خون ناحق کرے ——— غرض بے خدا سیاست کا لازمی نتیجہ عدل و انصاف کا خون، خود غرضی و مکاری، درندگی و بربریت اور حق سے اغماض ہوتا ہے۔ انسان کو انسانیت کی راہ پر خدا کا قانون، خدا کا خوف اور پیغمبرؐ کا اسوہ ہی چلا سکتا ہے ——— اس کے علاوہ انسانیت کے علاوہ اور کوئی راہ نجات نہیں۔ وما علینا الا البلاغ۔

موت العالِم موت العالَم

آج صبح بستر سے اٹھا تو انا للہ وانا الیہ راجعون کے کلمات زبان سے خود بخود اور بے ساختہ طور پر جاری تھے ——— میرا یہ خیال یقین کی صورت میں تبدیل ہو چکا ہے کہ میری زبان پر جب بھی یہ الفاظ خود بخود جاری ہوں کسی عزیز، بزرگ یا گہرے دوست کی وفات کی خبر ضرور ساتھ لاتے ہیں۔ آج بھی اسی یقین و اذعان کی بناء پر حیران و پریشان گھر سے باہر نکلا تو اخبارات میں قدوۃ الصلحاء اسوۃ الاولیاء حامل مقام رفیع حضرت مولانا مفتی محمد شفیع خطیب جامع مسجد ومہتمم سراج العلوم سرگودھا کی وفات حسرت آیات کی خبر پر نظر پڑی۔ خبر دیکھتے ہی کلیجہ دھک سے رہ گیا، آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا گیا اور دل و دماغ سے بے ساختہ یہ صدا برآمد ہونے لگی ——— سرگودھا اور اس کے نواح یتیم ہو گئے، جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان اپنے ایک عظیم قائد سے محروم ہو گئی، علم و عمل کا ایک روشن مینار اٹھ گیا، خانقاہ سراجیہ کا ایک ستارہ غروب ہو گیا۔ محدث عصر حجۃ اللہ فی الارض حضرت علامہ سید انور شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے علوم کا چشمۂ صافی موت کی وادیوں میں گم ہو گیا۔ چشمۂ علم و عرفان قطب زمان حضرت مولانا احمد خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے فیضان نظر کا جیتا جاگتا نشان اپنے پیچھے تقریباً ۶۰ سالہ تابندہ و درخشندہ نقوش چھوڑ کر اپنی منزل کو روانہ ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ ظاہری و باطنی علوم کے فاضل اجل ہونے کے علاوہ حق گوئی و بے باکی، جرأت و استقلال اور قربانی و ایثار میں بھی اپنا جواب آپ تھے۔ چنانچہ آپ نے تحریک ختم نبوت کے دوران حضور ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وسلم کے ناموس رسالت کی حفاظت کی خاطر جیل بھی کاٹی اور تادم حیات علماء کرام کی مقتدر جماعت جمعیۃ علماء اسلام کی بے لوث خدمات سر انجام دیتے رہے۔ ادارہ خدام الدین آپ کی جدائی پر دلی صدمہ محسوس کرتا ہے اور ان کے پسماندگان حضرت مولانا قاری سمیع الحق صاحب، دیگر افراد خاندان منتظمین سراج العلوم ارکان جمعیۃ علماء اسلام اور اہالیان سرگودھا کے غم میں برابر کا شریک ہے۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائے۔ اور آپ کے درجات کو بلند فرمائے۔ قارئین خدام الدین سے ایصال ثواب کی پر زور درخواست ہے۔

قرارداد

چنیوٹ میں نئے سینما کی اجازت نہ دی جائے۔

شہر چنیوٹ کی مشرقی جانب لاہور روڈ پر بالمقابل "گورنمنٹ نارمل سکول" تیسرے سینما بنانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ مذکورہ سینما سے تقریباً دو سو فٹ کے فاصلہ پر ایک پختہ مسجد پہلے سے موجود ہے۔ نیز سینما کے قریب ایک تعلیمی ادارہ "گورنمنٹ نارمل سکول" ہے جس میں تقریباً دو سو طلباء فن تدریس حاصل کر رہے ہیں اور پرائمری کلاس کا انتظام موجود ہے۔ ایسے مقام پر سینما کی تعمیر نہایت ہی افسوسناک ہے۔ سینما سے جس قدر اخلاقی بے راہ روی، فحاشی، بے حیائی اور برائی اشاعت پذیر ہوتی ہے۔ وہ اظہر من الشمس ہے۔

مسلمانان چنیوٹ کا یہ عظیم الشان اجتماع حکام بالا سے پر زور مطالبہ کرتا ہے کہ اس نئے سینما کی تعمیر کی قطعاً اجازت نہ دی جائے۔

منجانب

اہالیان چنیوٹ بذریعہ شبیر احمد نذد مدرسہ فتح العلوم

جانشین شیخ التفسیر حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب کا

ورودِ کوہ مری

۲۳ جولائی ۱۹۶۶ء بروز ہفتہ صبح بذریعہ ریل کار عازم راولپنڈی ہوں گے۔ دوپہر لال کرتی راولپنڈی میں چودھری اللہ دتہ کے ہاں قیام ہوگا۔ بعد نماز ظہر کرشن پورہ مسجد پھلاں والی میں درس قرآن ہوگا۔ درس کے بعد کوہ مری کے لئے بذریعہ بس روانہ ہوں گے۔ — دارالعلوم ربانیہ جامع مسجد حنفیہ شرقیہ مری میں بعد از نماز مغرب مجلس ذکر ہوگی۔

۲۴ جولائی بروز اتوار جمعیۃ علماء اسلام کی کانفرنس میں شریک ہوں گے۔ حافظ الحدیث والقرآن حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی دامت برکاتہم بھی شریک اجلاس ہوں گے۔

۲۵ جولائی بروز سوموار عازم گلگسی (مری)، ہوں گے مدرسہ تعلیم القرآن کے سالانہ اجلاس میں شرکت فرمائیں گے اور رات وہیں قیام رہے گا۔ مجاہد ملت حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی مدظلہ بھی جلسہ سے خطاب فرمائیں گے۔

۲۶ جولائی بروز منگل "لورہ" روانہ ہو جائیں گے اور رات کو وہیں قیام کریں گے۔

۲۷ جولائی بروز بدھ وار واپس لاہور تشریف لے آئیں گے۔ (حاجی) بشیر احمد

سیرت النبیؐ پر جلسہ

مرکزی جامع مدنی مسجد کمہار پورہ لاہور میں سیرۃ النبیؐ پر جلسہ بتاریخ ۵؍۶ اگست بروز جمعہ، ہفتہ منعقد ہوگا۔ مولانا سید نور الحسن شاہ بخاری، مولانا ضیاء القاسمی صاحب، مولانا عبدالعزیز بمبئی، مولانا قاری عبدالحی صاحب عابد، صوفی احمد بخش چشتی عوام سے خطاب فرمائیں گے۔ جلسہ ۱۲ بجے دن جمعہ کو شروع ہو جائیگا۔ (عبدالحی عابد)

دو روزہ سیرت النبیؐ کانفرنس

انجمن شبان اسلام ٹیکسلا کے زیر اہتمام مرکزی جامع مسجد ٹیکسلا میں ۳۰، ۳۱ جولائی بروز ہفتہ و اتوار ایک عظیم الشان دو روزہ سیرتؐ کانفرنس منعقد ہو رہی ہے جس میں حضرت مولانا محمد اجمل صاحب ناظم متحدہ اسلامی محاذ پاکستان، حضرت مولانا عبدالحی صاحب عابد ناظم جامعہ قاسمیہ لائل پور، حضرت مولانا محمد صدیق صاحب خطیب جامع مسجد عنایت شاہی ٹیکسلا سیرت کے تمام پہلوؤں پر عالمانہ فاضلانہ خطاب فرمائیں گے اور حافظ سلطان احمد صاحب و قاری محمد یونس صاحب فضائل و مناقب میں نعتیہ کلام پیش کریں گے۔

صلاح الدین ناظم نشر و اشاعت انجمن شبان اسلام ٹیکسلا۔

اناللہ وانا الیہ راجعون

محترم حافظ محمد اسماعیل صاحب صدر و مہتمم مدرسہ عربیہ اسلامیہ مظہر العلوم محلہ کھڈہ کراچی کی والدہ محترمہ چند روز ہوئے مختصر سی علالت کے بعد راہیٔ ملک بقا ہو گئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ مجاہد کبیر حضرت مولانا محمد صادق صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی زوجہ محترمہ تھیں۔ حضرت مولانا محمد صادق صاحب رحمۃ اللہ علیہ حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ کے جانباز شاگردوں اور امام انقلاب حضرت مولانا عبید اللہ سندھی رحمۃ اللہ علیہ کے محبوب رفقائے کار میں سے تھے۔ قطب العالم حضرت شیخ التفسیر قدس سرہ کو آپ سے اور مولانا مرحوم کو حضرت شیخ قدس سرہ سے گہرا خصوصی تعلق رہا ہے۔ مولانا مرحوم ہمیشہ جمعیۃ علماء ہند سندھ کے صدر رہے اور دار العلوم دیوبند کی مجلس شوریٰ کے رکن تھے مخدومی المکرم حضرت مولانا عبید اللہ انور مدظلہٗ کی رائے میں حضرت مولانا ان عظیم شخصیات میں سے تھے جن کے بند کرنے کیلئے ایک دفتر درکار ہے لیکن ان کے کارناموں پر پردہ پڑا ہوا ہے۔ ایک اہل عظیم کی شریک حیات ہونے کا شرف حاصل تھا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جنت الفردوس میں مقام بلند عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل سے نوازے۔

ادارہ خدام الدین اس صدمہ میں حافظ محمد اسمٰعیل صاحب اور دیگر پسماندگان کے غم میں برابر کا شریک ہے اور قارئین کرام سے مرحومہ کے حق میں ایصالِ ثواب کی درخواست کرتا ہے۔

چنیوٹ میں علم وعرفان کی بارش!

اَلحمدُ لِلّٰہ! چنیوٹ میں دینی مدارس اور دوسرے مدارس کی خدمات شہر کی شیخ برادری اور دوسرے مخیر حضرات سے مرہون منت سے ہیں۔ اِس شہر کو اپنے باشندوں پر کئی طرح سے فخر حاصل ہے۔ اس وقت اگر ایک طرف دنیاوی تعلیم کی اعلیٰ درسگاہ "اسلامیہ ڈگری کالج" ہے تو دوسری طرف دینی مدارس مثلاً جامعہ مدینہ، جامعہ عربیہ، مدرسہ احیاء العلوم۔ مدرسہ فیض العلوم، اشرف العلوم۔ تعلیم الاسلام، مدرسہ دار الرحمت، مدرسۃ الحفاظ، مدرسہ فتح العلوم۔ مدرسہ رحمانیہ وغیرہ خداوند کریم کے فضل سے اور شہر کے اسلام پسند عوام کے تعاون سے جاری و ساری ہیں۔ یہ دینی مدارس اور دوسرے عوامی ادارے مثلاً اسلامی یتیم خانہ، اصلاح ہائی سکول اسلامیہ ہائی سکول مدرسۃ البنات انجمن اصلاح المسلمین وغیرہ شیخ برادری کی دریا دلی اور فراخ دلی کا زندہ ثبوت ہیں۔ ہم صمیم قلب سے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اِن اسلام پسند حضرات سے مزید دینی اور دنیاوی خدمات لیتا رہے۔ اور یہاں سے دین کی شعاعیں پھوٹ پھوٹ کر سارے عالم کو منور کریں۔ اور یہ شہر دین کا مرکز بن جائے۔

اَلدّاعی اِلی الخیر۔

ناظم مدرسہ دار الرحمت متصل چوکی پولیس چنیوٹ ضلع جھنگ

آپ اپنی دینی معلومات میں اضافہ کرنے کیلئے ہر قسم کی دینی کتابیں ہم سے طلب فرمائیں ہم ہر ادارہ کی کتابیں مہیا کر کے خصوصی رعایت سے روانہ کریں گے۔ ایک کارڈ لکھ کر فہرست کتب مفت طلب فرمائیں۔

پتہ

صفیہ اکیڈمی۔ ناشران و تاجران کتب

۴/۲۳۴ پی آئی بی کالونی ۲ کراچی ۳

"میاں چنوں میں ہفت روزہ "خدام الدین" طاہر نیوز ایجنسی مسجد بازار میاں چنوں سے حاصل کریں۔"

نادر و نایاب کتابیں ہم سے منگوائیں	روپے	ماذا خسر العالم بانحطاط المسلمین	۱۳
تفسیر ابن کثیر عربی کاغذ سفید مصری	۶۵	حیوۃ الحیوان مجلد	۲۷
تفسیر ابن کثیر عربی کاغذ زرد	۷۰	اشعۃ اللمعات شرح مشکوۃ	۶۰
تفسیر ابن کثیر اردو مجلد	۵۰	در مختار جلد دوم مجتبائی	۱۴
تفسیر خازن عربی معہ تفسیر بغوی زرد کاغذ	۸۰	مشکوۃ شریف عربی معہ اردو	۲۵
تفسیر بیضاوی عربی زرد کاغذ مجلد	۳۰	تفہیم الباری شرح بخاری اردو مجلد	۷۲
تفسیر ابن عباس عربی مجلد	۱۴	تفہیم القاری شرح بخاری جلد سوم مجلد	۸۰
تفسیر الاتقان فی علوم القرآن مجلد	۱۴	مشارق الانوار عربی معہ اردو مجلد	۱۵
تفسیر مراح البید نوادی مجلد	۳۵	بخاری شریف عربی معہ اردو مجلد	۴۵
احکام القرآن ابن عربی مجلد	۱۲۵	بخاری شریف اردو مجلد	۳۰
احکام القرآن ابن عربی غیر مجلد	۱۰۰	بخاری شریف اردو جلد اول مجلد	۱۰
تفسیر القرآن ابن العربی	۵۵	مؤطاء امام مالک اردو مجلد	۷
الترتیب البیان عن تفصیل آمی القرآن	۴۰	شرح وقایہ اردو مجلد	۱۵
مناہل العرفان فی علوم القرآن	۴۰	تاج کمپنی کی خطاطی تین سو چھپن نمونے کی کتاب	۳
احیاء العلوم امام غزالی	۵۰	مقدمۃ القرآن مولانا درخواستی صاحب	۲/۸
مذاق العارفین ترجمہ احیاء العلوم	۲۵	تجرید البخاری صرف اردو مجلد	۸/۰
الیواقیت الجواہر	۱۲	تجرید البخاری عربی اردو مجلد	۱۲/۰
زاد المعاد عربی	۲۵	مجربات عملیات تعویذات محمد افضل	۴/۸
زاد المعاد اردو	۲۵	دعوت اسلام سرمفاس	۹/۰
سبیل السلام شرح بلوغ المرام	۲۲	بہاولپوری ملتانی زبان ادب	۲/۸
التربیۃ فی الاسلام	۱۲	قرآن مجید مترجمہ بہاولپوری ملتانی زبان چوب قلم	۱۵/۰
مجموعہ مہمات المتون مجلد	۱۲		
طبقات ابن سعد پانچصد کے بجائے نصف قیمت	۲۵۰		
الشفاء قاضی عیاض مجلد	۱۰		
الامامۃ والسیاسۃ مجلد	۱۰		

اس کے علاوہ ہر قسم کے قرآن مجید عربی فارسی اردو انگریزی کتابیں سکول و کالج کی امدادی کتابیں (ملنے کا پتہ)

رحمت بک کمپنی چوک جامع مسجد بہاولپور

مولانا عبد الرحمٰن مہانوی کو

صدمۂ عظیم

مولانا عبد الرحمٰن مہانوی کے چھوٹے بھائی مولوی خلیل الرحمٰن ۱۴ ربیع الاول رات کے دس بجے رضائے الٰہی سے انتقال کر گئے۔ مرحوم کے پسماندگان میں دو لڑکے دو لڑکیاں اور اور اہلیہ ہیں۔

تمام احباب و جماعتی حضرات سے درخواست ہے کہ وہ مرحوم کے لئے دعائے مغفرت فرمائیں اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل طلب کریں خصوصاً مولانا عبد الرحمٰن مہانوی کے لئے کہ بڑھاپے میں ان کیلئے یہ عظیم صدمہ ہے۔

حفیظ الرحمٰن

مہانی ضلع سرگودہا

تاج کمپنی لمیٹڈ کی ۳۷ سینتیسویں سالگرہ

کس زبان اور کس قلم میں طاقت ہے، جو اللہ تعالیٰ کی اَن گنت نوازشوں کا شکریہ ادا کر سکے۔ آج سے ۳۷ سال قبل جب میں نے تاج کمپنی کی داغ بیل ڈالی تو کسی کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا۔ کہ ایک دن اس کمپنی کے چھپے ہوئے قرآن پاک ایک مزدور کی جھونپڑی سے لے کر بڑے بڑے بادشاہوں کے ایوانوں کی زینت بنیں گے۔ لوگ اس کمپنی کے طبع شدہ قرآنوں پر تلاوت کرنا باعثِ فخر سمجھیں گے۔ بیٹی کو جہیز میں دینا باعثِ عزت خیال کرینگے۔ دوستوں کو تحفہ دینا ہو گا تو تاج کمپنی کا قرآن پاک دینگے۔ اسلامی ممالک کے سربراہ پاکستان آئینگے تو ہماری حکومت اُن کو ہمارے ہاں کے طبع شدہ قرآن پاک بطور خاص تحفہ دے گی۔ سبحان اللہ یہ سعادتِ عظمیٰ اور مجھ سا گناہگار سیاہ کار۔ آج ہماری خوشی کا اندازہ کوئی نہیں لگا سکتا۔ آیئے آپ کو بھی ہم اپنی خوشی میں شریک کرتے ہیں اور وہ اس طرح کہ آپ ۵ مئی تاج کمپنی کی رجسٹری کی تاریخ سے لیکر ۳۱ جولائی تک ہمارے ہاں سے جو قرآن پاک یا دیگر مطبوعات منگوائینگے انکے ہدیوں میں آپکو تاج کمپنی کی ۳۷ سینتیسویں سالگرہ کی خوشی میں خاص الخاص رعایت دی جائیگی۔ ہم نے اپنے ہاں کے پچیس خاص خاص قرآنوں اور حمائلوں کے نمونوں کے ایک ایک ورق کا ایک مجموعہ تیار کر دیا ہے آپ ایک کارڈ بھیجکر نمونوں کے صفحوں کا یہ مجموعہ مفت منگوالیجئے اور اسے ملاحظہ فرما کر جو جو قرآنِ پاک مطلوب ہوں اُنکی فرمائش بھیج دیجئے۔ رہ گیا یہ سوال کہ ۳۷ سینتیسویں سالگرہ کی خوشی کی رعایت کیا دی جائیگی فہرست نمونوں کے ساتھ ایک پرچہ روانہ ہو گا۔ اس میں رعایت کی مکمل تفصیل درج ہو گی۔

تاج کمپنی لمیٹڈ۔ پوسٹ بکس ۵۳۰ کراچی

عنایت اللہ مینجنگ ایجنٹ

ڈاکخانہ تاج کمپنی۔ کراچی

بچوں کا صفحہ

محمودؒ کی تلاش ہے

حافظ محمد امین ہیڈ ماسٹر بورسٹل جیل بہاولپور

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت محمود غزنویؒ حضرت خرقانیؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت خرقانیؒ نے بادشاہ کی آمد پر کوئی خاص التفات نہ فرمایا۔ بہرحال بادشاہ کے آنے کی وجہ ضرور پوچھی۔ تو محمود غزنویؒ نے عرض کیا کہ ہندوستان کے راجاؤں نے اُدھم مچا رکھا ہے ان پر فوج کشی کرنا چاہتا ہوں۔ آپ میرے لئے فتح کی دعا فرماویں اور بطور تبرک کے کوئی چیز بھی مرحمت فرماویں تاکہ دل کو اطمینان رہے۔ اس پر حضرت خرقانیؒ نے نہایت خلوص سے دعا فرمائی اور اپنا جبہ مبارک بطور تبرک عطا فرمایا بلکہ خود اُٹھ کر بادشاہ کو الوداع کہی۔

اس پر محمود غزنویؒ نے تعجب سے پوچھا۔ حضرت! جب میں حاضر ہوا تھا تو آپ نے خاص توجہ نہ فرمائی تھی اور اب اتنی مہربانی کہ بہت عزت فرما رہے ہیں۔ اس پر حضرت خرقانیؒ نے کہا کہ پہلے میں تمہیں بادشاہ خیال کرتا تھا مگر اب تم جہاد کے لئے دعا کے طالب ہو اس لئے غازی مجاہد کا احترام ضروری سمجھتا ہوں۔

قصہ مختصر حضرت محمود غزنوی غزنی سے چل کر بہاولپور کے راستے سومنات پر حملہ آور ہوئے۔ ادھر تمام ہندو راجے مجتمع ہو کر محمود کے خلاف صف آرا ہوئے لیکن باوجود انتہائی کوشش کے انہیں شکست فاش ہوئی۔ اس پر ہندوستان کے تمام راجے مہاراجے اور پنڈت وغیرہ عرض کرنے لگے کہ جناب سومنات کی مورتی نہ توڑیں اور اس کے بدلے جتنی دولت درکار ہو ہم دینے کو تیار ہیں۔

اس پر محمود غزنویؒ نے اپنے امیروں وزیروں سے صلاح کی اکثر نے کہا کہ مال و دولت لے لیا جائے اور مورتی نہ توڑی جائے۔ لیکن ایک وزیر باتدبیر نے مشورہ دیا کہ ہم مسلمان بت فروش نہیں ہوتے ہم تو بت شکن ہیں۔ اس لئے مورتی کو ضرور توڑا جائے اس پر محمود غزنویؒ تردد میں تردد میں پڑ گیا رات جو سویا تو خواب میں دیکھتا ہے کہ قیامت برپا ہے اور منادی کرنے والے منادی کر رہے ہیں کہ محمودؒ بت فروش کہاں ہے اس کے لئے دوزخ کا حکم ہے اسے جہنم میں ڈالا جائے گا۔ اس ڈر سے محمودؒ کی آنکھ کھل گئی اور فوراً وزیر باتدبیر کی رائے پر عمل کر کے سومنات کے بت کو توڑ ڈالا

جونہی بُت کو توڑا تو لعل ہیرے جواہرات کے ڈھیر لگ گئے اُسی عقلمند وزیر نے پھر کہا کہ دیکھا بادشاہ سلامت جس دولت کے لئے بت توڑنے سے ہم گریز کرنا چاہتے تھے وہ دولت بت توڑ کر بھی مل گئی۔ اگر ایسا نہ کرتے تو آپ بت فروش پکارے جاتے۔ لیکن اب بت شکن نام ہو گیا۔ اور واقعی آج تک یہی نام مشہور ہے ــــ بچو! سومنات کا بت آج پھر کسی بت شکن کی تلاش میں ہے۔ خدا کرے پھر کوئی محمود پیدا ہو جائے ــــ بچو! محمود کے معنی اچھے کے ہیں اس لئے آپ سب اچھے ہیں بس اپنے اندر بت شکنی کا جذبہ پیدا کریں موقعہ خدا دے گا۔

آپ کو یاد ہو گا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کے ساتھ مل کر خانہ کعبہ کے بُت توڑے تھے اور محمود غزنویؒ نے ہندوستان کے بُت توڑے تھے آج پھر وقت کو کسی محمود کی تلاش ہے۔ تاکہ ہندوستان کا سامراجی بت توڑا جائے۔ تاریخ اپنے آپ کو دہراتی ہے انشاء اللہ ایسا ہی ہو گا اور عنقریب یہ بُت بھی توڑ پھینکا جائے گا۔

بچو! آپ سب ماشاء اللہ محمود ہی ہیں۔ میرے زندانی شاگرد بھی ایسا ہی جذبہ رکھتے ہیں۔ اور اس وقت اگرچہ سوائے دعاؤں اور محنت کے اور کوئی محاذ کا کام نہیں کر سکتے۔ لیکن پھر بھی وہ جہاد پر جانے کے لئے بے چین اور بے قرار ہیں۔ وہ لوگ اپنے کئے پر نادم ہیں ان کے دل کی دنیا بدل چکی ہے اور وہ موجودہ ہنگامی حالات سے کتنے متاثر ہیں کہ وہ اکثر دعا کرتے ہیں کہ خدایا! جب بھی کبھی ہم آزاد ہوں گے مظلوم کشمیر کی خاطر ضرور ہی اپنی جان کی بازی لگائیں گے اور یہی ان کے گناہوں کا کفارہ ہو گا۔ وہ مجھے اکثر کہتے ہیں کہ ہم پر اعتماد کیا جائے تو ہم بھی انشاء اللہ اعتماد کو ہرگز ہرگز ٹھیس نہیں پہنچنے دیں گے۔ ان کا کہنا ہے کہ اگر حضرت مہجان ثقفی نے پابند سلاسل ہوتے ہوئے جنگ کا نقشہ بدل ڈالا تھا اور کفار کو وہ ناک چنے چبوائے کہ وہ شکست فتح میں بدل گئی تھی تو ہم بھی مسلمان قیدی ہیں۔ اور ابو مہجان ثقفی کی طرح وقت کی ضرورت کے مطابق ہر دفاعی کام کرنے کو تیار ہیں اپنا خون دینے کو تیار ہیں اپنی جان دینے کو تیار ہیں محنت، مشقت اور دعا تو ہر وقت کرتے ہی رہتے ہیں۔ وہ یہاں تک کہہ جاتے ہیں کہ اگر ایک طرف حضرت سعیدؓ نے ابو مہجان ثقفی کو قید کر دیا تھا تو دوسری طرف اس کی جنگی صلاحیتوں سے متاثر ہو کر آزاد بھی کر دیا تھا۔ آج بورسٹل جیل کے یہ بچے بھی اُسی جذبہ سے سرشار ہیں اور قسم کھائے ہوئے ہیں کہ جب کبھی جس وقت بھی ان کی خدمات کی ضرورت ہو وہ حاضر ہیں۔ انہیں بھی کسی سعدؓ کی ضرورت ہے خدا کرے ان کی امیدیں بھی پوری ہوں اور وہ ملک و قوم کے لئے مفید ثابت ہوں۔ آمین ثم آمین!

واقعی وہ ٹھیک کہتے ہیں یہ پاکستان کے دل کی آواز ہے، وقت کی آواز ہے، دشمن تو گزشتہ سترہ سال سے تیاری کر رہا تھا اور اس تیاری کا مزہ اس نے سترہ دن میں چکھ لیا۔ پھر بھی اگر وہ مکارانہ چال چلے گا تو انشاء اللہ منہ کی کھائے گا ــــ بس بزرگوں کی دعا اور بچوں کی تمنائیں نیک ہونی چاہئیں۔

خط وکتابت کرتے وقت خریداری نمبر کا حوالہ ــــ ضرور دیا کریں ــــ

ٹیلیفون ۶۷۵۲۵

چیف ایڈیٹر
عبید اللہ انور

The Weekly "KHUDDAMUDIN"
LAHORE (PAKISTAN)

رجسٹرڈ ایل
نمبر ۶۰۴۷

منظور شدہ محکمہ تعلیم (۱) لاہور ریجن بذریعہ چٹھی نمبری G/۱۶۳۲۱ مورخہ ۳ مئی ۱۹۵۶ء (۲) پشاور ریجن بذریعہ چٹھی نمبری T.B.C ۲۲۶-۲۸۱ ۲ مورخہ ستمبر ۱۹۵۶ء
(۳) کوئٹہ ریجن بذریعہ چٹھی نمبری DD۹-۲-۷۶۷/۹/۳۹ مورخہ ۲۴ اگست ۱۹۶۴ء

سعودی عرب، کویت، ایران، افریقہ
ملایا، ہانگ کانگ، انگلینڈ سے

سالانہ چندہ

عام ڈاک سے ۱۸،۸۷ روپے
ہوائی ڈاک سے ۵۴،۰۰ روپے

امریکہ

عام ڈاک سے ۲۴،۰۰ روپے
ہوائی ڈاک سے ۸۳،۸۰ روپے

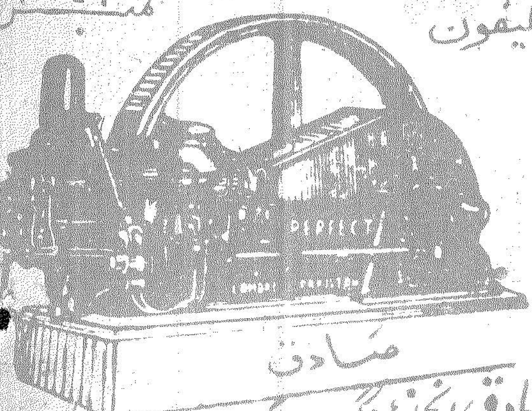
بیرونی ممالک کے لئے چھ ماہ سے کم میعاد کے لئے پرچہ جاری نہیں کیا جائے گا۔

ہندوستانی خریدار خدام الدین کا چندہ بنیجر ماہنامہ الفرقان کچہری روڈ لکھنؤ کے نام ارسال فرماکر ڈاک خانہ سے جو رسید ملے وہ ہمیں ارسال فرمائیں پرچہ جاری کر دیا جائے گا۔
منیجر

انوارِ ولایت

حضرت شیخ التفسیر نور اللہ مرقدہ کے سوانح حیات کا پہلا حصہ ہے۔ جس میں آپ کی پیدائش سے لے کر وفات حسرت آیات تک کے تمام حالات نہایت احتیاط سے مؤثر خانہ اسلوب میں لکھے گئے ہیں۔ کتاب مستطاب حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے جانشین حضرت قاری مولانا عبید اللہ انور مدظلہ العالی کی تصدیق و تنقیح کے بعد طبع کرائی گئی ہے ــــ قیمت بلا جلد ۳/۵۰ روپے
انجمن خدام الدین دروازہ شیرانوالہ لاہور

ٹیلیفون نمبر ۴۹۷۶



صادق
صادق انجینئرنگ ورکس لمیٹڈ
بیرون شیرانوالہ گیٹ لاہور

انجمن خدام الدین لاہور کی طرف سے شائع شدہ

قرآنِ عزیز
تحشیۂ جدیدہ

دیدہ زیب رنگین

عکسی طباعت سے مزین

مرتبہ: حضرت مولانا احمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

کم و بیش ایک لاکھ کے مصرف سے تین سال کی محنتِ شاقہ کے بعد چھپ کر تیار ہو گیا ہے۔

ہدیہ

مجلد قسم اول	مجلد قسم دوم	مجلد قسم سوم
آفسٹ پیپر	کرنافلی سفید کاغذ	کمینیکل گلیز کاغذ
ــــ	۱۲/- روپے	۸/- روپے

محصول ڈاک دو روپے فی نسخہ زائد ہوگا۔
فرمائش کے ساتھ کل رقم پیشگی آنا ضروری ہے۔
وی۔پی نہ بھیجا جائے گا۔
تاجرانہ رعایت کے لیے لکھیں۔

ملنے کا پتہ: ناظم شعبہ تالیف و اشاعت انجمن خدام الدین دروازہ شیرانوالہ لاہور

شیخ المشائخ قطب الاقطاب اعلیحضرت مولانا و سیدنا تاج محمود امروٹی نور اللہ مرقدہ

قرآن مجید
(سندھی ترجمہ)

ہدیہ فی جلد سات روپے : ڈاک خرچ ۲ روپے
کل نو روپے

پیشگی بھیج کر طلب کریں

ملنے کا پتہ: دفتر انجمن خدام الدین شیرانوالہ دروازہ۔ لاہور

فیروز سنز لمیٹڈ لاہور میں باہتمام عبید اللہ انور پرنٹر اینڈ پبلشر چھپا اور دفتر خدام الدین شیرانوالہ گیٹ لاہور سے شائع ہوا